مبارک الله عملیات القادریہ

M IMRAN AZAM HAMDANI

کتاب لاجواب جامع اصول نقوش و تعویذات و عملیات مع شرح و قواعد تسخیرات کتاب عجیب و غریب

مقناطیس القلوب

تصنیف جناب مولوی بقا حسین صاحب ساکن فیروزآباد باہتمام ... طبع ہوئی

مطبع ... مجتبائی لکھنؤ میں مطبوع

رجسٹری نمبر ۲۸۶ ۔ ۲ جون سنہ ۱۹۱۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ وَ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ اَجمَعِین

ہشت خلد و ہفت چرخ و شش جہات و پنج حس | چار ارکان و سہ ارواح و دو کون یک خدا

اما بعد سید ابو الحسن بن سید مہدی عرض کرتا ہے کہ نام اس رسالہ کا رسالہ **مقناطیس القلوب** ہے کیونکہ اس رسالہ میں بیان ایسے اعداد کا کیا جاتا ہے کہ جو ایک دوسرے کے عاشق ہیں اور محبت بین الاثنین و الفت بین الشخصین کے واسطے پرتاثیر و سریع الاثر ہیں کہ ان کو اعداد متحابہ کہتے ہیں اور امام الحکما افلاطون نے ان اعداد کا نام مقناطیس القلوب رکھا ہے اس لیے کہ جیسے قوت جاذبہ حجر مقناطیس کو ساتھ حدید کے ہے ویسے ہی قوت جاذبیت اعداد متحابہ کو آپس میں ہے اس دعوے کو بدلیل ثابت کیا ہے جیسا کہ بیان ہوگا اور اب تک اعداد متحابہ کے بیان میں کسی نے کوئی رسالہ جداگانہ تحریر نہیں کیا ہے محققین نے جو کچھ اس باب میں لکھا ہے مختصر طور پر لکھا ہے اور اس کے اسرار خفیہ کو

اشکار نہیں کیا ہوتا کہ ہر کس و ناکس اس مطلب جلیل القدر پر قادر نہو سکے کیونکہ اگر شوخ طبیعتان مجنون خصال و عاشق مزاجان فسرہا دمثال حلاوت و شیرینی سے اسکے ذائقہ پاوین اور طریقہ کار پرداذی سے اس کے واقف ہوجاوین تو جیسے مستون کے ہاتھ مین تلوارین تھین ؎

اگر تیغ بدست مست خشد | زد ہر سو خندہ جند نیک بد را

پس چونکہ اہل بصیرت نے اس مخدرہ مطلب کو عزیز تر از جان جانکر مثل نگاہ کے سات پردون مین مخفی و محتجب کرکے رکھا ہے کہ نیک طینتان و شخ ضمیر و پست طبیعتان یا تو قیر ہی نظارہ حسن و جمال با کمال سے اس کے محروم تھے لہذا اس حقیر نے اس مطلب عظیم الشان کو کتب معتبرہ سے مثل کشکول شیخ بہاؤ الدین عاملی و جدوات میر باقر داماد و اخلاق جلالی و کشاف اصطلاحات الفنون و مفاتیح النتائج کے بسعی بلیغ استخراج کرکے بعنوان مناسب چند اوراق مین جمع کیا اور جو حجابات زنگار رنگ جمال عدیم المثال پر ان مطالب علیہ و مضامین خفیہ کے تھے باستصواب پیر حروان سب حجابات کا اٹھا دینا اور بالکل کشف استار کرنا مناسب نہ تھا کیونکہ ؎ عاقلان ہیچگہ چنین نکنند ٭ کشف رخسار نازنین نکنند مگر تا ہم اکثر مقامات مین تفصیل اجمال کی گئی اور گوہر مضامین رشتہ تقریر مین پرو دے گئے کہ ہر کہ دریافت پس جو صاحب علم و فہم کہ اس مطلب پر قادر ہوجاوے انکی خدمت مین التماس یہ ہے کہ اس امر کو امور نامشروعہ مین صرف نفرماوین اور متابعت نفس امارہ مین زکسہ اٹھاوین کہ ان النفس لامارۃ بالسوء کیونکہ جو لوگ سرمایہ فن پر مطلع ہوجاتے ہین انکے ہاتھ سے کار ہائے نمایان اس فن کے ظہور مین آتے ہین اور اس باب مین یعنی تحابب بین الاثنین و تباغض بین الشخصین سے کے لیے جزو اعظم علم نجوم و علم و فن اعداد کا جاننا ہی کیونکہ تحابب و تباغض بین الاثنین

دو طرح سے ہوتا ہی ایک تو خلقی ہی کہ بسبب طالع ولادت ان دونون کے محبت باہمی ہوتی ہی تو بسبب قلت وکثرت دلائل کے کمی وبیشی الفت کی ہوتی ہے جیساکہ محقق طوسی نے شرح ثمرۃ الفلک بطلیموس مین لکھا ہی اور اس قسم کی محبت کبھی مبدل بعداوت بھی ہو جاتی ہی کہ بسبب گردش فلکی کے کسی سال اگر طالع سال ان دونون کا مخالف ایک دوسرے کے آتا ہی تو مخالفت پیدا ہو جاتی ہے اور اگر دو چار برس تک طالع سال ان دونون کا مخالف ایک دوسرے کے آتا ہے تو دو چار برس تک مخالفت رہتی ہی بعد اسکے جب طالع سال دونون کا موافق آتا ہی تو پھر موافقت ہو جاتی ہے اور قلت وکثرت مخالفت و موافقت کی بسبب قلت وکثرت دلائل کے رہتی ہی دوسرے یہ کہ محبت و عداوت درمیان دو شخصون کے بسبب عملیات وتعویذات و [illegible] کے پیدا ہو جاتی ہی اگرچہ خلقی ہو اور اگر بعض دلالات خلقی بھی محبت کے موجود ہون کہ ان دونون مین عداوت نہو بلکہ کسی قدر اتفاق ہو اس مقام پر عملیات وتعویذات محبت کے کہ بآداب شرائط کیے گئے ہون سریع التاثیر ہو جاتے ہین اور اگر ان دو شخصون عداوت باہمی ہو تو بھی بتاثیر محبت ہونگی مگر کم دیر دشواری پس تا وقتیکہ کوئی اوضاع نجومی و گردش فلکی سے واقف ہو عملیات وتعویذات محبت میں تاثیر ہونا امر محال ہے مگر استعمال کرنے مین اعداد متحابہ کی اوضاع نجومی شرط نہین ہے ہان اگر تحریر نقوش مین اعداد متحابہ مین رعایت اوضاع نجومی کیجاسے تائید تمام وفائدہ تام بخشے گا جیساکہ بیان ہوگا اب اصل مرتب کیا گیا یہ رسالہ اوپر ایک مقدمہ اور دو مقصد اور خاتمہ کے

مقدمہ مین ذکر اقسام عدد مین باب پہلا مشتمل اوپر تین فصلون کے		مقصد اول مشتمل اوپر چار بابون کے فصل پہلی تعریف اعداد متحابہ مین

فصل دوسری تاثیر و طریق استعمال مین
فصل تیسری خواص اعداد متحابہ مین
باب دوسرا مشتمل ہے اوپر تین فصلون کے
فصل اول استخراج عددین متحابین مرتبہ اول مین
فصل دوم استخراج عددین متحابین مرتبہ دوم مین
فصل سوم استخراج عددین متحابین مرتبہ سوم مین
باب تیسرا مشتمل اوپر تین فصلون کے
فصل اول وفق عددین متحابین مرتبہ اول مین
فصل دوسری وفق عددین متحابین مرتبہ دوم مین
فصل تیسری وفق عددین متحابین مرتبہ سوم مین
باب چوتھا مشتمل اوپر تین فصلون کے
فصل اول تحریر نقش وفق مرتبہ اول مین
فصل دوم تحریر نقش وفق مرتبہ دوم مین
فصل سوم تحریر نقش وفق مرتبہ سوم مین

مقصد دوسرا بیان دلائل خلقی و وجوہات محبت مین مشتمل اوپر تین فصلون کے

فصل اول بیان دلائل خلقی محبت مین رو سے کواکب انجم وقت ولادت کے
فصل دوم دربیان محبت مین اجتماعین رو سے خداوند طالع وقت ولادت کے
فصل سوم دربیان وجوہات محبت مین الاثنین از روے اسم تام کے
خاتمہ دربیان وجوہات و دلائل عداوت خلقی از روے وقت ولادت وغیرہ کے

مقدمہ بیان کسر و اعداد کے اقسام مین جو کہ اعداد متحابہ کا پہچاننا موقوف و منحصر ہے
اوپر پہچاننے اقسام کسر و اقسام اعداد کے لہذا اونکو تفصیل بیان کیا جانا چاہیے کہ کسر کی دو قسمیں ہین
منطق و اصم کسر منطق کسور تسعہ مشہورہ کو کہتے ہین مثل نصف و ثلث و ربع کے عشر تک اور انکو
اسماء الکسور کہتے ہین اور کسر اصم وہ کسر ہے کہ جسکی تعبیر بغیر جزو کے ممکن نہو مثلاً دو جو بیس کا
بائیسوان جزو دس ہو اور چوالیسوان جزو پانچ ہو وعلیٰ ہذا القیاس اور اعداد متحابین
کو مراد کسور اصم ہین نہ کسور تسعہ مشہورہ اور واضح ہو کہ بنا بر حصر عقلی کے عدد کی تین قسمیں ہین
تام و زائد و ناقص کیونکہ جو عدد فرض کیا جاوے خالی تین حال سے نہیں ہے کہ اجزا اسکے مجموعہ
بسیطہ یا مساوی اسکے ہونگے یا کم یا زیادہ پس اگر مساوی ہوون اسکو عدد تام کہتے ہین

مثل چھ کے کہ جمیع اجزائے صحیح بسیط اسکے مساوی اسکے ہین کیونکہ نصف اس کا تین
ہے اور ثلث اسکا دو ہے اور سدس اسکا ایک ہے پس مجموع نصف و ثلث و سدس
چھ ہوتے ہین کہ مساوی اور عین اصل عدد ہے اور اگر اجزائے صحیح بسیط اسکے
کم ہون اصل عدد سے اسکو عدد ناقص کہتے ہین مثل آٹھ کے کہ اجزائے صحیح بسیط اسکے
اس سے کم ہین کیونکہ نصف اسکا چار ہین و ربع اس کا دو اور ثمن اس کا ایک پس
مجموع نصف و ربع و ثمن سات ہوتے ہین کہ کم ہین اصل عدد سے اسی طرح سات
اور نو اور دس اور چودہ اور سولہ اور بائیس کہ اسکے بھی اجزا اصل عدد سے کم ہین انکو
عدد ناقص کہتے ہین اور اگر اجزائے صحیح بسیط اسکے زیادہ ہون اصل سے اسکو
عدد زائد کہتے ہین مثل بارہ کے کہ جمیع اجزا اس کے اس سے زیادہ ہوتے ہین کیونکہ
نصف اس کا چھ ہین اور ثلث اس کا چار ہین و ربع اس کا تین ہین اور سدس
اس کا دو ہین اور بارھوان حصہ اسکا ایک ہے کہ یہ سب کسور ملکے سولہ ہوتے ہین کہ زیادہ
ہین اصل عدد سے پس جیسے اجزائے مادہ ہر ایک کا ان اقسام ثلثہ میں سے روح اور
معشوق اور باطن اور سر اور مزاج اسکا ہے پس عدد تام عاشق ایسے مرتبہ کا ہے اور عدد
زائد عاشق اس مرتبہ زائد کا ہے کہ جیسے اجزا اسکے کا ہے اور عدد ناقص عاشق ہوتا
مرتبہ ناقصہ کا ہے کہ جو مجموع اجزا اسکے کا ہے اور یہ عددین متحابین عاشق ایک دوسرے
کے ہین جیسا کہ آگے آئیگا **فائدہ** دربیان عددین متماثلین و متداخلین و متوافقین و متباینین بعد
اسکے یہ بھی واضح ہو کہ جو دو عدد فرض کئے جاوین درمیان انکے چار نسبتوں میں سے
کسی نسبت کا پایا جانا ضرور ہے تماثل و تداخل و توافق و تباین پس جو دو عدد کہ آپس مین
مساوی ہوں مثل دو اور دو یا چار اور چار کہ متماثل ہین اور اگر مساوی نہوں بلکہ ایک
اقل ہو اور ایک اکثر جیسے وہ اقل اگر اس اکثر کو فنا کردے مثل چار اور آٹھ کے یا دو اور آٹھ یا
تین اور نو کے وہ متداخل ہین یعنی ان مین نسبت تداخل کی ہے اور اگر اقل ان دونوں کا

اس اکثر کو فنا نکرے بلکہ ایک عدد ثالث ایسا ہو کہ وہ دونوں کو فنا کر دے اسطرح
کہ مقسوم علیہ کو باقی پر تقسیم کریں یہاں تک کہ کچھ نہ بچے پس وہ متوافق ہیں یعنی انمیں نسبت
توافق کی ہے اور جو کسر کہ مخرج اس عدد ثالث کا ہے وہ وفق ان عددین متوافقین کا ہوگا

۲۸) ۱۰۰ (۳ — ۸۴ / ۱۶
مثل اکسو اٹھائیس کے کہ سو کو تین مرتبہ اٹھائیس پر تقسیم کیا
سولہ بچے پھر اٹھائیس کو کہ مقسوم علیہ تھا سولہ پر ایکبار تقسیم کیا

۱۶) ۲۸ (۱ — ۱۶ / ۱۲
بارہ بچے پھر سولہ کو کہ مقسوم علیہ تھا ایکبار بارہ پر تقسیم کیا چار بچے
پھر بارہ کو کہ مقسوم علیہ تھا چار پر تین بار تقسیم کیا کچھ نہ بچا معلوم ہوا

۱۲) ۱۶ (۱ — ۱۲ / ۴
کہ ان دونوں عددوں میں آپس میں نسبت توافق کی ہے اور
یہ چار ایسا عدد ثالث ہے کہ اسنے ان دونوں عددوں کو فنا

۴) ۱۲ (۳ — ۱۲ / ۰
کر دیا پس یہ چار عاد ہے ان دونوں کا اور ربع کو مخرج اس
چار کا ہے وفق ہے ان دونوں عددین متوافقین کا اور اگر دونوں

۸) ۱۳ (۱ — ۸ / ۵
عدد فنا ہوں بلکہ بعد تقسیم کے کچھ باقی رہے تو ان دونوں عددوں کو
آپس میں نسبت تباین کی ہے مثل آٹھ اور تیرہ کے کہ جب

۵) ۸ (۱ — ۵ / ۳
تیرہ کو آٹھ پر تقسیم کیا پانچ بچے پھر جب آٹھ کو پانچ پر تقسیم کیا
تین بچے پھر جب پانچ کو تین پر تقسیم کیا دو بچے پھر تین کو دو پر تقسیم

۳) ۵ (۱ — ۳ / ۲
کیا ایک بچا پس یہاں پہ کوئی عدد ثالث ایسا نہیں نکلا کہ جو
دونوں کو فنا کر دیتا معلوم ہوا کہ ان دونوں کو آپس میں نسبت

۲) ۳ (۱ — ۲ / ۱
تباین کی ہے پس ان نسب اربعہ میں سے مفرد ہے
کہ اعداد متحابہ میں نسبت توافق کی ہو جیسا کہ آئیگا

باب اول تعریف و معرفت و طریق استعمال و خواص اعداد متحابہ میں

اس باب میں تین فصلیں ہیں فصل پہلی تعریف و معرفت عددین متحابین میں — واضح ہو کہ عددین متحابین وہ دو عدد ہیں کہ ان میں سے ایک زائد ہو اور ایک ناقص اور اجزاے صحیحہ بسیطہ ہر ایک کے میں عدد دیگر ہو جائیں یعنی اجزا عدد زائد کے میں عدد ناقص ہو جائیں اور اجزا عدد ناقص کے میں عدد زائد ہو جائیں مثل اعداد مریخ اور زحل کے کہ اعداد باطن ہر ایک کے میں عدد دیگر ہو جاتے ہیں یعنی دو سو بیس کے کسور مجموعی دو سو چوراسی ہوتے ہیں اور دو سو چوراسی کے جمیع اجزا دو سو بیس ہو جاتے ہیں

اجمل اعداد زائد جہت محب	۲۲۰	اجمل عدد ناقص بجہت محبوب	۲۸۴
نصف	۱۱۰	نصف	۱۴۲
ربع	۵۵	ربع	۷۱
خمس	۴۴	جزو ہفتاد و یکم	۴
عشر	۲۲	جزو صد و چہل و دوم	۲
نصف عشر	۱۱	جزو دو صد و ہشتاد و چہارم	۱
جزو یازدہم	۲۰	مجموع این کسور	۲۲۰
جزو بست و دوم	۱۰	انھیں سے ۴ ۲۸ عدد عطارد کے ہیں	
جزو چہل و چہارم	۵	اور ۲۲ عدد زہرہ کے کیونکہ عدد زہرہ	
جزو پنجاہ و پنجم	۴	۵ ۲ ۱ ۷ ہیں وہ حرف بلا تکرار اسکے تین ہیں	
جزو صد و دہم	۲	پس تین اور ملا دیجئے ۲۲۰ ہوئے اور	
جزو دو صد و بستم	۱	عطارد و زہرہ میں دوستی جانبین ہے	
مجموع این کسور	۲۸۴	جیسا کہ مقصود ہے تفصیل بیان	

ہوگا انشاء اللہ تعالی میر باقر داماد علیہ الرحمہ نے کتاب جذوات سے

جذر وہ عاشر میں لکھا ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ امام حکما افلاطون الہی نے استقراء
خواص اعداد متحابہ میں توغل بالغ کیا ہے کہ یہ دونوں عدد باہم متجاذب و عاشق
و نسبت یکدیگر متواجہ و متحارک ہیں اور عددین متحابین عبارت ان دو عدد
زائد و ناقص سے ہے کہ مبلغ اجزا زائد مساوی ناقص و مبلغ اجزائے ناقص
مساوی زائد ہوتے ہیں مثل ۲۲۰ و ۲۸۴ کے کہ ابتدا عددین متحابین کے انہیں سے
ہے اور اس سے کم میں استخراج اعداد متحابہ کا ممکن نہیں ہاں اس سے
زیادہ میں ممکن ہے مثل ۲۰۲۴ و ۲۲۹۶ کے کہ یہ مرتبہ دوم اعداد متحابہ کا
ہے اور مثل ۱۷۲۹۶ و ۱۸۴۱۶ کے کہ یہ مرتبہ سوم اعداد متحابہ کا ہے جیسا تفصیل
بیان ہوگا اور چونکہ مقدمہ میں ذکر ہوا کہ عدد زائد عاشق اس مرتبہ زائدہ کا ہے کہ
جو مبلغ اجزا اس سے کا ہے مثل ۲۲۰ کے کہ جمیع اجزائے صحیحہ اسکے ۲۸۴ ہوتے
ہیں پس ۲۲۰ عاشق ۲۸۴ کے اور عدد ناقص عاشق اس مرتبہ ناقصہ کا ہے کہ جو مجموع
اجزا اس کے کا ہے مثل ۲۸۴ کے کہ مجموع کسور صحیحہ اسکے
۲۲۰ ہوتے ہیں پس ۲۸۴ عاشق ہیں ۲۲۰ کے پس بدلیل ثابت
ہوا کہ یہ دونوں عدد زائد و ناقص ایک دوسرے سے
مستخرج و مشتق ہیں اور باہم ایک دوسرے کے عاشق ہیں اسی
وجہ سے ایسے اعداد کا نام اعداد متحابہ رکھا گیا اور واضح ہو کہ مجموعہ
سولہ مرتبوں کا بر توالی طبعی ۲۴ سے ۳۹ تک ان دونوں عددین
متحابین پر مشتمل ہیں کہ آٹھ مرتبہ اول سے یعنی اکتیس تک
مجموع ان کا ۲۲۰ ہوتے ہیں کہ عدد زائد اور منسوب محبوب
سے ہے اور آٹھ مرتبہ آخر کے یعنی ۳۲ سے ۳۹ تک مجموع
ان کا ۲۸۴ ہوتے ہیں کہ عدد ناقص و منسوب محب سے ہے و بالعکس

سہ
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
جمع ۲۲۰
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
جمع ۲۸۴

جیسا کہ فاضل دوانی ملا جلال الدین نے رسالہ انموذج العلوم میں توہم کیا ہے
اور افلاطون نے ان اعداد کا نام مقناطیس القلوب رکھا ہے اور کسی نے اصحاب
ذوق میں سے ذکر کیا ہے کہ جاذبیت مقناطیس کے ساتھ حدید کی اسی جہت سے
ہو سکتی ہے کہ نسبت ان کے مزاج کی مشابہ ہو گی کسی عدد سے انواع اعداد
متحابہ میں سے کہ مزاج جاذب کا مشابہ عدد زائد کے اور مزاج منجذب کا مشابہ
عدد ناقص کے ہوگا اور شیخ بہاؤ الدین عاملی نے جلد ثانی کشکول میں لکھا ہے کہ
شیخ الرئیس نے ایک رسالہ عشق میں تصنیف کیا ہے اس میں لکھا ہے کہ ان العشق
سار فی المجردات والفلکیات والعنصریات والمعدنیات والنباتات
والحیوانات حتی ان ارباب الریاضی قالوا فی الاعداد المتحابۃ ان
استدرکوا ذلک علی اقلیدس قالوا فاتہ ذلک ولم یدرکہ یعنی بدرستیکہ عشق جاری
مجردات میں اور فلکیات میں عنصریات میں اور معدنیات میں اور نباتات میں اور
حیوانات میں یہاں تک کہ ارباب ریاضی قائل ہوئے ہیں اعداد متحابہ میں بھی اور
استدراک کیا انہوں نے اسی عشق اعداد متحابہ کو بعد اقلیدس کے اور لکھا ہوا ہے کہ اقلیدس
پر یہ مطلب منکشف نہ ہوا اور اس نے اس کو فوت کیا اور ذکر نہیں کیا فصل دوسری تاثیر
و طریق استعمال اعداد متحابہ میں اخلاق جلالی میں ملا جلال الدین محقق دوانی نے
لکھا ہے کہ عشق نفسانی کا مبدا تناسب روحانی ہے اور یہ عشق جنس اہل کرم میں سے
بلکہ فنون فضائل سے ہے کیونکہ طبائع لطیفہ کو ساتھ صور ظریفہ کے بحسب حکم الجنس
یمیل الی الجنس کے بہ نسبت علاوہ ضم و وصل کے میل عظیم ہوتا ہے اور حکمت میں ثابت ہو چکا
ہے کہ جس قدر مزاج اعدل ہوگا یعنی قریب تر باعتدال ہوگا اور ساتھ وحدت حقیقی
کے اقرب و میل اس حال میں جو صورت یا نقش کہ اس مزاج پہ مترتب ہوگا وہ
اکمل و افضل ہوگا اور جو تاثیر عجیب و غریب کہ اوپر وفق اعداد کے مترتب ہوتے ہیں

وہ بھی اسی قبیل سے ہے پس جسقدر کہ بسبب اعتدال مزاج کے کوئی شخص الطف واشرف
ہوگا اسی قدر میلان نفس اس کا طرف صورت ہاے حسینہ وشمائل کریمہ ونغمات
رحیمہ کے قوی تر ہوگا پس جب نہال کمال دونون کا ایک ہی ہوا مین سرسبز ہوتا ہو
اور وجہ اعتدال دونون کا ایک ہی منبع سے سیراب ہوتا ہے میلان طبیعت ساتھ
اتحاد وہمی ہے کے ظاہر ہوجاتا ہے کہ یہی حقیقت محبت کی ہے پس جب یہ دونون
نسبتین شریف دو مظہرین ظاہر ہوتین تو بحکم اختلاف استعداد وخصوصیات قوابل کے
ہر نسبۃ ایک مین بوجہ اتم واکمل اور دوسرے مین بنقص وادنی ہوگا پس عاشقیت
از طرف نقصان ظہور کرتی ہے اور معشوقیت از طرف کمال جلوہ دکھاتی ہے یعنے
خصوصیت وقابلیت جسمین کم ہوتی ہے وہ عاشق ہوجاتا ہے اور جسمین کامل ہوتی ہے
وہ معشوق بنتا ہے اور اول استدعاے خفا وحجاب کرتا ہے اور ثانی مقتضاے
جلا وبقا لہذا حکماے دریاب اعداد متحابہ کہتے ہے کہ اگر اتفاق ہوجاوے درمیان
دو شخصون کے اس امر کا کہ از قسم ماکولات یا ملبوسات یا مشمومات وغیرہ کے
کوئی ایک شے کا استعمال کرین کہ اعداد ان دونون کے باہم متحاب
رکھتے ہون اسپر مداومت کرین تو البتہ درمیان ان دونون کے الفت ومحبت
پیدا ہوجاویگی بشرطیکہ عدد ماکول کثیر لفظ ۲۸۴ کا استعمال محب وطالب
مین رہے اور عدد ماکول جسپر لفظ رت ۲۲۰ کا استعمال محبوب ومطلوب مین اور
اگر یہ امر نہو سکے تو چاہیے کہ دونون عددین متحابین سے ایک ایک نقش بطور تکسیر
کے اپنے پاس رکھیں اور نقش عدد ناقص لفظ ۲۸۴ کا واسطے محب کے ہے
اور عدد زائد لفظ رت ۲۲۰ کا واسطے محبوب کے ہے تو البتہ درمیان ان دونون
کے محبت والتیام حاصل ہوگا اور یہ عشق شعار حکماے الہیین کا ہے اور
شمس المعارف میں لکھا ہے کہ اگر عددین متحابین کو لکھین اس وقت کہ جب

زہرہ بری ہو قوس سے اور متصل ہو سعود سے اور طالع خانہائے زہرہ میں سے
ہست میزان یا ثور ہو پس اگر شمس بھی برج شرف میں ہو تو خوب ہے اور اگر زہرہ کو
ساتھ مریخ کے نظر مودت ہو بنظر تثلیث یا تسدیس خوب تر ہے پس اس وقت لکھکر اپنے
پاس رکھیں تو محبت و الفت جدید پیدا ہوگی اور چونکہ عشق فعل زہرہ و مریخ کا کہ ابتدا
اسکی زہرہ سے ہوتی ہے اور انتہا مریخ سے کہ دونوں بین الفت و استحسان کا ہے اور مقر
میں احتراق اخلاط و تشویش و اضطراب ہی سبب ابواب تہیجات میں شرکت زہرہ و مریخ
شرط ہی حاصل عددین متحابین میں بھی ایسی مناسبت عاشقیت و معشوقیت کی حاصل ہے کہ وہ
ایک دوسرے کی طرف متحارک و متجاذب ہیں کہ جن شخصوں کے پاس نقش ان دونوں کا ہو یا یہ دونوں
عدد کسی سیاہی ماکولات وغیرہ میں مستعمل ہوں تو ان دونوں شخصوں میں حکم عاشقیت و
معشوقیت کا پیدا ہوجاتا ہے اور ایک دوسرے کی طرف مائل و راغب رہتی ہیں
مسفرح کہ سیماب ساتھ زیبق کے اور مقناطیس ساتھ حدید کے اور کہربا ساتھ کاہ کے
کیسا ہی حکم عاشق و معشوق کا رکھتے ہیں کہ بغیر عایق اور مانع اور جدا کرنے والے کے
ازہم جدا نہیں ہوتے ہیں **فصل تیسری خواص اعداد متحابہ میں** مفاتیح الغائب میں
ہے کہ اگر حرف اول اسم طالب و مطلوب سے اور حرف آخر بھی ان دونوں
اسموں میں سے لیکر باہم امتزاج دیکر لکھیں کہ وہ اسم کا سب طرف سے
برابر ہووے اور عدد حروف کو بھی پشت لوح پر موفق کر کے سوا اعداد متحابہ لکھیں
تو الفت بیچ ان میں فائدہ کثیر دیگا اگرچہ شرط ہے کہ عدد اسم کو واسطے ملاحظہ کریں کہ
غالب کون ہے اور مغلوب کون ہیں پس جس کے عدد مغلوب ہوں اس پر عدد متحابہ
زائد ہو یعنی اضافہ کریں اور جس کے عدد غالب ہیں اس پر عدد متحابہ ناقص
کو اضافہ کریں تو محبت بیچ ان میں تاثیر تام و فائدہ تام دیگا اور اس میں
ملاحظہ غالب و مغلوب کا چاہیے نہ طالب و مطلوب کا کیونکہ ہوسکتا ہے

در اسم طالب اسم مطلوب پر غالب ہے اور بالعکس اور کا عدد غالب ہے مغلوب کا

ان دو بیتون میں منظوم ہے

با حریف جنس کم بودن خوش است — با مخالف مختلف بودن خوش است
در عدد هر اسم دو یکسان بود — ہر کہ باشد بیش او غالب بود

یعنی اسم طالب و مطلوب کے اعداد نکالکر ہر ایک اسم سے نو نو طرح کریں اور ان دو بیتون سے مطلب اخذ کریں یہ کامل لوح اعداد کی اس طرح سے ہو کہ جبد واسکی عدد دو و جمیع ۲۳ سے ہو کر مطابق ساعت لیل و نہار کے ہے اور عدد عالم کو تمام کریں اور لوح اعداد متحابہ موفق و غیر موفق دونون طرح سے لکھ سکتے ہیں چنانچہ جمیع علما اس طرف گئے ہیں کہ لوح اعداد متحابہ اس طور پر لکھنا چاہیے کہ اس لوح سے ہیں۔ جمع سطر اول و سطر دوم کی ملا کے ۲۲۰ ہوتی یعنی ۲۲۰ کو کہ عدد تام اور جمیع سطر دوم و سطر چہارم ملا کے ۲۸۴ ہوئی یعنی ۲۸۴ کہ عدد ناقص ہے پس اگر اعداد متحابہ اول مربع کے جمع کر کے ایک لوح پاکیزہ پر باسم ہر دونون طالب و مطلوب کے لکھیں تو درمیان ان دونون کے دوستی و محبت پیدا ہوگی کیونکہ نقش مذکور ہیں اول سطر میں عرضا اعداد ۲۲۰ ہیں کہ جمیع ملفوظات حروف بدوح کی ہیں اور بدوح مرکب ہے دو لفظوں حب اور ود سے یا اور دونون بھی حب کے ہیں اور ملفوظات بدوح کے یہ ہیں بے دال واو حا جمع اور لوح

۲۷	۲۶	۲۵	۲۴
۳۱	۳۰	۲۹	۲۸
۳۵	۳۴	۳۳	۳۲
۳۹	۳۸	۳۷	۳۶

یہ ہے لیکن یہ موفق نہیں ہے کیونکہ سطر کی جمع مخالف دوسری سطر کے ہے اول ہی سے اگر موفق لکھیں سے یعنی جس طرف سے کہ شمار کریں طولا یا عرضا یا قطرا وفق ٹھیک ہو سے پس وفق ہو سکا

تب ٹھیک آ بنا کر جب جفر تفریق کر نقش مربع لکھین گے یہ موفق ہوکہ وفق ہی نقش کا ہے،

٣١	٣٣	٣٧	٢٣
٣٦	٢٥	٣٠	٣٥
٢٧	٣٩	٣٢	٢٩
٣٣	٢٨	٢٧	٣٨

ہیں اسمین سے طرح کیے باقی ٩٠ رہے ہکار و بلا کسر ٢٢ ہین پس ٢٣ کو خانہ اول مین لکھکر پھر ایک ایک عدد کے ہر خانہ مین نقش کو تمام کیا پھر اب جس طرف سے کہ اس مربع کو شمار کرین موٹا یا طولا یا قطرا وہی اصل عدد ١٢٦ حاصل ہوں گے اور خواص اس لوح سے یہی کہ جب تک طالب شرف میں ہو ایک نگینہ مربع طلائی یا نقرئی بنا ئین اور اعداد متحابہ کو مربع مین موفق نقش کرین پس اگر اس خاتم کو پانی میں ڈالا جائے یا شربت میں گھین اور وہ پانی اہل و گروہ کو پلائین کہ جنکو آپس مین نصحت ہو محبت باہمی انمین پیدا ہوگی ایضا اگر وہ دو عدد و عدد مال کو جمع کر کے غرہ قمر پر موفق کر کے لکھین اور قندیل کرکے جلاوین پس اس کی جہاں پر جھلک پڑے وہاں پر فتنہ و شر پیدا ہو گا ایضا اگر اسی عدد کو کہ ذکر ہوا روز آخر ماہ یعنی ٢٩ کو کہ باصطلاح اہل اسی فن سوز فارضہ کل خاتم پر لکھین اور اس پانی مین ڈبوئین کہ جسمین آہنگر لوہے کو گرم کر کے ڈبوتا ہے یا اسی پانی مین کہ جو حمام سے باہر نکلتا ہے یا وہ کہ جسمین رنگریز کپڑے کو رنگ کے ہاتھ اپنے دہوتا ہے پس اگر اس پانی کو درمیان کسی جماعت سے چھڑکین البتہ وہ جماعت متفرق ہو جائے گی اور ایام فارضہ اور ایام طلاقہ کو نزدیک اس گروہ کے اعتبار تمام ہر ایک اصطلاح وہ طریقہ ہے کہ اعمال جمالی کو ایام طلاقہ مین کرتے ہیں اور اعمال جلالی کو ایام فارضہ میں پس ١ و ٢ و ٣ و ٤ و ٥ ایام فارضہ مین اور ٦ و ٧ و ٨ و ٩ و ١٠ ایام طلاقہ ہین اور ١١ و ١٣ و ١٢ فارضہ اور ١٥ و ١٦ و ١٧ و ١٨ طلاقہ اور ١٩ و ٢٠ و ٢١ فارضہ اور ٢٢ و ٢٣ و ٢٤ طلاقہ اور ٢٥ و ٢٦ فارضہ اور ٢٧ و ٢٨ طلاقہ اور ٢٩ فارضہ اور ٣٠ طلاقہ ہیں تو جو کچھ چاہے اسی طریق

انھون نے حروف لکھی جاتی ہین تاکہ جنتری کو عمل کرنا اس پر آسان ہوجاوے اور یہ الواح اعداد متحابہ مین باسم محمود و محمد بطرز جناس مرقوم ہوتے ہین

لوح اول اعداد متحابہ محمود و محمد یہ ہے شرح اس لوح کی یہ ہے کہ وفق اسکا ۱۰۳۳ ہین کیونکہ مجموعہ اعداد محمود و محمد کے ۱۹۰ ہین پس عددین متحابین سے عدد زائد ۲۲۰ ہے اسکے ساتھ ملادینے ۱۰۳۳ ہوے پس جمیع العددین

۵۸	۹۲	۲۲۰	۳۰
۲۱۸	۳۲	۹۶	۹۴
۲۳	۲۲۳	۸۸	۵۴
۹۰	۵۲	۳۶	۲۲۲

یعنی ۱۰۳۳ مین سے ۵۰۴ طرح کے باقی ۱۲۰ رہے ہکا ربع بلا کسر ۳۰ ہین پس ۳۰ کو خانہ اول خانہ آتشی مین لکھا اور باضافہ دو دو عدد کے ایک دیئے چار خانہ پر کے پھر ابتدا سے دور دوم یعنی خانہ پانزدہم مین ۵۲ اور باضافہ دو دو عدد کے یہ دو بھی پر کیا پھر ابتدا سے دور سوم یعنی دہم مین ۸۸ لکھے اور باضافہ دو دو عدد کے یہ دو بھی پر کیا پھر ابتدا سے دو چارم یعنی خانہ ہشتم مین ۲۱۸ لکھے اور باضافہ دو دو عدد کے یہ بھی پر کیا پس جس طرف سے کہ اسکو شمار کرین طولا یا عرضا یا قطرا استمار کرین وہی اصل عدد ۱۰۳۳ حاصل ہوتا ہے

لوح دوم اعداد متحابہ باسم محمود و محمد یہ ہے شرح اس لوح کی یہ ہے کہ وفق اسکا ۳۷۳ ہین کیونکہ مجموع اعداد محمود و محمد کے ۱۹۰ ہین پس عددین متحابین مین سے عدد ناقص ۱۴۸۴ اسکے ساتھ ملا دینے ۳۷۳ ہوے پس

۴۴	۹۸	۲۸۴	۳۸
۲۸۲	۵۰	۳۲	۱۰۰
۵۲	۲۸۸	۹۴	۳۰
۹۶	۳۸	۵۴	۲۸۶

جمیع العددین یعنی ۳۷۳ مین سے ۳۲۲ طرح کے باقی ۱۰۲ رہے ہکا ربع بلا کسر ۲۵ ہین پس ۳۸ کو خانہ پانزدہم مین کہ خانہ آبی ہے اور واسطے عشق فراوان

وجذب معشوق کے معین ہے لکھا پس باضافہ دو دو عدد کے ایک دور پورا کیا پھر ابتدا سے دور دوم یعنی خانہ دہم میں ۳۹ لکھے اور باضافہ دو دو عدد کے یہ خانہ بھی پر کیے پھر ابتدا سے دور سوم یعنی خانہ ہشتم میں ۲۸۲ سے لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ چار خانہ بھی پر کیے پھر ابتدا سے دور چہارم یعنی خانہ اول میں ۸۸ سے لکھے اور باضافہ دو دو کے نقش تمام کیا پس جس طرف سے کہ اس مربع کو عرضاً یا طولاً یا قطراً شمار کریں وہی اصل عدد ۶۹۳ حاصل ہوں گے

لوح سوم اعداد استجابیہ باسم محمود طہ مط یہ ہے

٩٢	٢٨٣	٢٢٠	٩٨
٩١٨	١٠٠	٩٠	٢٨٦
١٠٢	٢٢٣	٢٨٠	٨٨
٢٨٢	٨٦	١٠٣	٢٢٢

شرح اس لوح کی یہ ہے کہ اس لوح میں ۲۲۰ عدد زائد خانہ دوم میں و ۲۸۳ عدد ناقص خانہ سوم میں آگئے ہیں اور وفق اسکا ۶۹۳ ہیں کیونکہ مجموع اعداد محمود محمد کے ۲۰۰ ہیں اسکے ساتھ عدد بیچ کیے ہیں ۲۲۰ و ۲۸۳ دونوں ملا دیں تو جمیع اعداد ۶۹۳ ہوئے انمیں سے ۴۵۰ طرح کئے باقی ۲۴۳ رہے اسکا

نیچ ملا کسر ۵۰ ہیں پس ۸۶ کو خانہ دہم میں لکھا اور باضافہ دو دو عدد کے یہ دور اول پر کیا پھر ابتدا سے دور دوم یعنی خانہ دہم میں ۲۸۰ سے لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دور دوم بھی پر کیے پھر ابتدا سے دور سوم یعنی خانہ ہشتم میں ۲۱۸ سے لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دور سوم بھی پر کیا پھر ابتدا سے دور چہارم یعنی خانہ اول میں ۹۰ سے لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دور چہارم بھی پر کیا پس جس طرف سے کہ اس مربع کو طولاً یا عرضاً یا قطراً شمار کریں وہی اصل عدد ۶۹۳ حاصل ہوں گے

لوح چہارم اعداد استجابیہ باسم محمود طہ محمد طہ

٥٣	٢٢٠	٢٨٣	٩٢
٢٨٢	٥٣	٥١	٢٢٢
٩٦	٢٨٨	٢١٦	٣٩
٢٢٨	٣٧	٩٨	٢٨٦

شرح اس لوح کی یہ ہے کہ اس لوح میں ۲۸۳ عدد ناقص خانہ دوم میں اور ۲۲۰ عدد زائد خانہ سوم میں آگئے ہیں اور وفق اسکا ۶۴۳ ہیں اس میں سے

۱۲۴۰ طرح کے باقی ۱۰۰۵ ہے جسکا خمس بلا کسر ۲۰۱ ہین پس ۲۰۱ کو خانہ پانزدہم مین لکھا اور
باضافہ دو دو کے بیچار خانہ پہ کے پھر ابتدا سے دور دوم مین ۲۱۴ لکھو اور باضافہ دو دو کے
بیچار خانہ ہی پہ کے پھر ابتدا سے دور سوم مین ۲۲۸ لکھے اور باضافہ دو دو کے بیچار خانہ ہی
پہ کے پھر ابتدا سے دور چہارم مین ۲۴۲ لکھو اور باضافہ دو دو کے بیچار خانہ ہی پہ کرو پس جسطرح سے کہ
اس مربع کو طولاً یا عرضاً یا قطراً شمار کرین وہی اصل عدد ۱۲۴۰ حاصل ہوں گے

نوع دیگر بعض اساتذہ نے مقرر کیا ہے کہ اگر کسی مربع کو موافق لکھین تو اس عدد
معین کو ملاحظہ کرین کہ فرد الفرد ہے یا زوج الزوج یا فرد الزوج یا زوج الفرد
فرد الفرد اس کو کہتے ہین کہ ایک فرد درمیان دو فردون کے ہو مثل ۱۱۱ یا ۱۰۱ یا
۹۰۹ کے اور زوج الزوج اس کو کہتے ہین کہ ایک زوج درمیان دو زوجون کے
ہو مثل ۲۲۲ یا ۴۴۴ یا ۸۰۸ کے اور فرد الزوج اسکو کہتے ہین کہ ایک فرد درمیان
دو زوج کے ہو مثل ۲۱۲ یا ۴۹۲ یا ۸۰۶ کے اور زوج الفرد اسکو کہتے ہین کہ ایک
زوج درمیان دو فردون کے ہو مثل ۱۲۱ یا ۵۴۳ یا ۳۸۱ کے ذیل مین نقشہ سے پہلے چار
قسمون مین سے وہ عدد کہ جسکو لوح مین لکھنا منظور ہو جسکو جس طرح سے لکھنا چاہئے اور یہ بہت سے
ہمیں چند نقشے اس باب مین باسم طالب و مطلوب بطریق المنوج تحریر کیے گئے ہین

لوح اول باسم مہر طالب مشتری مطلوب بقاعدہ فرد الفرد شرح اس لوح کی یہ ہے
کہ یہ لوح مخمس بقاعدہ فرد الفرد لکھی گئی ہے اور اس مین ملحوظ ہے
یہ ہے کہ جمع عدد مجموعہ ہے
۱۱۷۵ ہین جس مین سے ۱۲۰

۲۱۵	۲۴۳	۲۵۱	۲۳۹	۲۲۷
۲۴	۲۲۹	۲۱۷	۲۵۵	۲۵۳
۲۵۷	۲۲۵	۲۳۳	۲۳۱	۲۱۹
۲۳۳	۲۲۱	۲۵۹	۲۳۷	۲۳۵
۲۲۹	۲۳۷	۲۲۵	۲۲۳	۲۶۱

طرح کیے باقی ۱۰۵۵ ہے اس کا خمس بلا کسر ۲۱۵ ہین پس ۲۱۵ کو خانہ اول مین لکھا
اور باضافہ فرد و فرد عدد کے دو دور اس کے یعنی دس خانہ پر کہ کل فرد و عدد دوم یعنی خا

شانزدہم میں ۲۳۳ لکھے گئے اب جدول دور سوم یعنی خانہ دوازدہم میں ۲۲۵ لکھے اور باضافہ دو دو کے دور اور پہنچے دس خانہ اور پہنچے کہ آخر دور چہارم یعنی خانہ دوم میں ۲۲۳ لکھے اب جو انتہائے دور دوم خانہ شانزدہم میں ۲۳۳ لکھے تھے اس پر باضافہ دو عدد کے ۲۳۵ عدد ابتدائے دور پنجم یعنی خانہ بستم میں لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دور پنجم بھی تمام کیا پس جس جانب کو بھی اس کو شمار کریں وہی اصل عدد کہ مجمع العددین ۱۱۰۰ میں حاصل ہو سکے

لوح دوم بنام محمد صادق مطابقاً عدد زوج الزوج شرح اس لوح کی یہ ہے کہ وفق اس کا ۲۰۰ میں کیونکہ مجموع اعداد محمد صادق کے ۲۰۰ میں اس میں ۱۲۰ طرح کئے باقی ۸۰ رہے اسکا ربع بلا کسر ۲۰ میں پس ۲۰ کو خانہ

۴۸	۶۰	۷۲	۲۰
۶۸	۴۴	۲۴	۶۴
۲۸	۸۰	۵۲	۴۰
۵۶	۳۶	۳۲	۷۶

اول خانہ قمی میں لکھکر باضافہ چار چار عدد کے ہر خانہ میں نقش کو تمام کیا پس جس جانب سے کہ اس نقش کو عرضاً یا طولاً یا قطراً شمار کریں وہی اصل عدد کہ مجمع العددین میں حاصل ہوں گے

لوح سوم بنام فرہاد و طالب شیریں مطلوب مطابق عدد زوج الفرد شرح اس لوح کی یہ ہے کہ یہ لوح قاعدہ زوج الفرد لکھی گئی ہے اور اس لوح میں ۲۲۰ عدد زائد خانہ سوم میں ہیں اور وفق اس کا ۸۶۰ ہیں

۲۱۳	۲۳۰	۲۲۶	۲۰۰
۲۲۳	۲۰۲	۲۱۲	۲۲۲
۲۰۳	۲۳۰	۲۱۶	۲۱۰
۲۱۸	۲۰۸	۲۰۴	۲۲۸

کیونکہ فرہاد ۲۹۰ ہیں اور اعداد شیریں ۵۷۰ ہیں اور مجمع العددین ۸۶۰ جس سے ۱ میں سے ۳۰ طرح کئے باقی ۸۳۰ رہے اسکا ربع بلا کسر ۲۰۰ میں پس ۲۰۰ کو خانہ اول میں لکھا اور ہر خانہ میں باضافہ دو دو کے نقش کو تمام کیا پس جس جانب سے کہ اس مربع کو شمار کریں وہی اصل عدد ۸۶۰ حاصل ہوں گے

لوح چہارم بنام کامل محفوظ بقاعدہ فرد الزوج

شرح اس لوح کی یہ ہے کہ یہ لوح بقاعدہ فرد الزوج لکھی ہے اور وفق اسکا ۱۸۰ ہیں کیونکہ علاوہ کامل ۹۱ بجے اور واحد دیگر ۱۸۰ اور جمیع الاعداد ۱۹۱ ہیں سے ۳۰ طرح کے باقی ۱۵۰ اور جو ہیں اسکا ۱۵۱ ہیں وہ کسر ترتیب کی کمی پس جب خوب غور کر

۳۶	۵۹	۳۲	۵
۴۳	۴۹	۳۹	۵۸
۴۸	۳۸	۴۳	۴۰
۶۱	۳۳	۳۵	۳۰

اس مربع کو شمار کریں وہی حاصل عدد ۱۵۰ حاصل ہوں گے الا ایک قطر راست میں اور ایک سطر دوم عرضا اور ایک سطر اول طولا کہ ان میں ۱۴۹ حاصل ہوں گے اور چونکہ اس قاعدے کا سمجھنا اس لوح سے دشوار ہے لہذا دو لوحیں بقاعدہ فرد الزوج کے لکھی جاتی ہیں تاکہ طریقہ اسکا مبتدی پر آسان ہو پس جب مبتدی ان دونوں لوحوں کو ذہن نشین کرے گا تو چار سو میں اور بھی اس سے لکھ سکتا ہے

لوح اول باسم یا ودود ویا وہاب بطریق فرد الزوج

شرح اس لوح کی یہ ہے کہ یہ مربع طبعی ہے کہ ابتدا اسکی ایک عدد سے ہے اور انتہا اسکی سولہ پر اور وفق اسکا ۳۴ ہیں کیونکہ مجموعہ اعداد یا ودود ویا وہاب بغیر حرف ندا ۳۴ ہوتے ہیں یا یہ مربع طبعی تمام اول سے مستخرج ہوا ہے کہ اسکے بھی اعداد ۳۴ ہیں پس ہیں سے ۳۰ طرح کے باقی ۴

۱	۸	۱۱	۱۴
۱۵	۱۰	۵	۴
۶	۳	۱۶	۹
۱۲	۱۳	۲	۷

بچے چنانچہ اسکا ایک ہر پس ایک عدد خانہ اول یعنی ابتدا سے دور اول میں لکھا اور باضافہ چار چار کے دور اول تمام کیا پھر ابتدا سے دور دوم یعنی خانہ پانزدہم میں دو عدد لکھے اور باضافہ چار چار کے دور دوم بھی تمام کیا پھر ابتدا سے دور سوم خانہ دہم میں تین عدد لکھے اور باضافہ چار چار کے دور سوم بھی تمام کیا پھر ابتدا سے دور چہارم خانہ ششم میں چار عدد لکھے اور باضافہ چار چار کے

سے دو چہارم بھی تمام ہو چکا جس طرف سے کہ اس مربع کو شمار کریں ویسی اصل
عدد وفق پو نقش حاصل ہوں گے

لوح دوم باسم یا ودود و وہاب بطریق فرد الزوج

١	١١	٦	١٦
٨	١۴	٣	٩
١٢	٢	١٥	٥
١٣	٧	١٠	۴

شرح اس لوح کی یہ ہے کہ وفق اسکا ٣٤ ہے کیونکہ
مجموع اعداد یا ودود و وہاب ٣٤ ہیں یعنی
سے ٣٠ طرح کیے باقی ۴ رہے پس اسکا ایک
ہے پس ایک کو خانہ اول میں لکھا اور باضافہ
دو دو کے ایک دور کیا پھر ابتداء سے دور
دوم میں تین عدد بڑھائے یعنی خانہ پانزدہم
میں دس عدد لکھے اور باضافہ دو دو کے دور دوم بھی پر کیا پھر ابتداء کے دور سوم
میں دو عدد بڑھائے اور باضافہ دو دو کے دور سوم بھی پر کیا پھر ابتداء کے دور چہارم
میں ایک ہی بڑھا کر رکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دور بھی پر کیا پس جس طرف کہ
اس مربع کو شمار کریں وہی اصل عدد وفق ٣٤ حاصل ہونگے **نوع دیگر** اگر ایک
لوح مربع فولاد کی بنا دیں اور پرکار سے ایک لوح مذکور پر نقش کریں پھر اس
دائرہ کے اندر مربع دو دو کے لکھیں کہ خود دو دو مربع کے وسط بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہو اور دس اسم الٰہی مع عدد بحرف تائے مثل قیوم قائم فتاح قدیر واحد
قاہر قہار قوی قدوس وہاب اس مربع میں موافق نقش کریں اور ملا کر اربعہ
کو چاروں طرف اسکے لکھیں اور دائرہ پرکاری کے باہر آیہ قل اللہم مالک الملک تا قدیر
اور آیہ قل اعوذ ... تا تعملون اور آیہ وھو
القاہر فوق عبادہ تا ... اور آیہ ... اللہ تا آخر آیہ نقش کریں اور چالیس حرف سیم دائرہ کے
اندر نقش کریں اس طرح سے کہ کشش پر ہر ... کوس ہیم نقش ہوں اور باعداد
مقناطیس کو پشت لوح مذکور پر نقش کریں اگر عینہ پر دکھائی دے پس تاثیر اس لوح کی یہ ہے

کر دشمن کو دوست کر دیتی ہے اور واسطے غلبہ و نصرت او پر اعدا کے بنایت مفید ہے

باب دوسرا بیان استخراج اعداد متحابہ مین مشتمل اوپر تین فصلو کے

فصل اول بیان استخراج مرتبہ اول عددین متحابین مین جیسے دو سو عدد زائد اور دو سو چوراسی عدد ناقص مین مشتمل اوپر دو قاعدون کے **قاعدہ پہلا** کشاف اصطلاحات الفنون مین ہے کہ استخراج اعداد متحابہ کا تضعیفات اثنین سے کیا جاتا ہے مثل چار اور آٹھ اور سولہ کے قاعدہ اس کا یہ ہے کہ تضعیفات اثنین سے کوئی عدد فرض کرین اسکو ایک مرتبہ ایک و نیم مین ضرب دین اور مرتبہ دیگر اسکو تین مین ضرب دین پس دونو حاصل ضرب سے ایک ایک کم کرین جو باقی رہے اسکا نام فرد اول ہے تو اب یہ دو فرد اول ہوئے پس ان دونون فرد اون کو آپس مین ضرب کرین جو حاصل ہو اسکا نام فرد ثالث ہے پس اس فرد ثالث کو ان دونون فرد اول کے ساتھ جمع کرین اس مجموع کا نام جو فرد اول ہے اب اس اصل عدد کو کہ تضعیفات اثنین سے ہے مین فرد ثالث مین ضرب دین حاصل ضرب ایک عدد عددین متحابین سے ہوگا یعنے عدد زائد ہوگا عددین متحابین سے بعد اسکے پھر اسی اصل عدد کو مجموع ہر دو فرد اول و فرد ثالث مین ضرب دین تو دوسرا عدد عددین متحابین سے ہوگا یعنی عدد ناقص ہوگا عددین متحابین سے مثال اسکی یہ ہے کہ مثلاً تضعیفات اثنین سے چار فرض کیے ایک مرتبہ اسکو ایک و نیم مین ضرب دیا چھ ہوئے اور مرتبہ دوم اسکو تین مین ضرب کیا بارہ ہوئے پس دونون حاصل ضرب سے ایک ایک کم کیا اول مین پانچ اور دوم مین گیارہ رہے کہ یہ دونون فرد اول ہین پس ان دونون فرد اول کو باہم ضرب کیا یعنی پانچ کو گیارہ مین ضرب دیا حاصل ضرب پچپن ہوئے یہ فرد ثالث ہوا اب ان دونون فرد اول اور فرد ثالث کو جمع کیا یعنی گیارہ اور پانچ کہ یہ دونون فرد اول ہین اور پچپن کہ فرد ثالث ہے ان تینون کو جمع کیا

اکثر ہوئے یہ بھی فرد اول ہے پس چار کو تضعیفات اثنین سے لیا تھا چھپن مین کہ فرد
ثالث ہے ضرب دیا دو سو چھپن ہوئے یہ ایک عدد زائد حاصل ہوا عدد متحابین سے
جدا سکے پھر اسی اصل عدد کو یعنی چار کو مجموع ہر دو فرد اول اور فرد ثالث یعنی
اکہتر مین ضرب دیا حاصل ضرب دو سو چوراسی ہوئے کہ یہ عدد ناقص اور دوسرا متحابین
سے ہے اور ان دو عددون سے کم یعنی دو سو بیس اور دو سو چوراسی سے کمتر
اور کوئی عدد اعداد متحابہ کا نہین ہے کیونکہ تضعیفات اثنین سے کوئی عدد کمتر چار سے
نہین ہے اور سوا ان دو عدد متحابین کے اور بھی اعداد متحابہ حاصل ہو سکتے ہین کیونکہ
تضعیفات اثنین سے آٹھ اور سولہ بھی لے سکتے ہین کہ انسے عدد متحابین نکال لین اگر استخراج
کرین جیسا کہ بیان اسکا آوے گا انشاء اللہ تعالے قاعدہ دوسرا استخراج عدد
متحابین کا وہ یہ ہے کہ تضعیفات اثنین سے چار لیے ایک مرتبہ اسکو ساتھ عدد تا
بالا سکے کے یعنی ساتھ دو کے جمع کیا چھ ہوئے اور مرتبہ دوم اسکو ساتھ عدد
تحانی بعد اسکے کے کہ آٹھ ہین جمع کیا بارہ ہوئے پس دونون کے حاصل سے ایک
ایک کم کیا تو اول مین پانچ اور ثانی مین گیارہ رہے کہ یہ دونون فرد اول ہین اب
ان دونون فرد اول کو آپس مین ضرب دیا پچپن ہوئے کہ فرد ثالث ہے اب ان تینون
فردونکو جمع کیا اکہتر ہوئے اسکا بھی نام فرد اول ہے پس اصل عدد کو فرد ثالث یعنی چار
کو پچپن مین ضرب دیا دو سو بیس ہوئے کہ یہ عدد زائد اور ایک متحابین کا ہے پھر اصل
عدد کو دوسری فرد اول مین یعنی چار کو اکہتر مین ضرب دیا دو سو چوراسی ہوئے کہ یہ عدد
ناقص اور دوسرا متحابین کا ہے فصل دوسری بیان استخراج مرتبہ دوم عدد متحابین جیسے
دو ہزار چوبیس اور دو ہزار دو سو چھیانوے مین مشتمل اوپر دو قاعدۂ مذکورۂ بالا کے
قاعدۂ پہلا تضعیفات اثنین سے آٹھ فرض کئے ایک مرتبہ اسکو یک و نیم مین ضرب دیا
بارہ ہوئے اور مرتبہ دوم اسکو تین مین ضرب دیا چوبیس ہوا ور دونون حاصل سے ایک ایک

کر کیا تو اول مین پندرہ اور ثانی مین تینتیس بچے یہ دونون فرد اول ہین یا ہان دونون کو
آپس مین ضرب دیا دو سو ترپن ہوے اسکا نام فرد ثالث ہے اب ان دونون فرد اول و فرد ثالث
کو جمع کیا یعنی پندرہ اور تینتیس کہ یہ دونون فرد اول ہین اور دو سو ترپن کہ فرد ثالث ہے ان
تینون کو جمع کیا دو سو ستاسی ہوے یہی فرد اول ہے پس اصل عدد یعنی آٹھ کو تضعیفات آٹھ مین
سے لیا تھا دو سو ترپن مین کہ فرد ثالث ہے ضرب دیا دو ہزار چوبیس ہوے یہ عدد زائد
اور ایک متحابین کا ہے بعد اسکے پھر اسی اصل عدد کو یعنی آٹھ کو مجموع حاصل دو فرد
اول و فرد ثالث مین یعنی دو سو ستاسی مین ضرب دیا دو ہزار دو سو چھیانوے ہوے ۲۲۹۶
یہ عدد ناقص اور دوسرا متحابین کا ہے **قاعدہ دوسرا** جس سے دوسری قاعدہ سے
چہ مرتبہ کے عددین متحابین استخراج کیے گئے اسی قاعدہ سے ویسی ہی تخریج ہوسکتی ہین
کہ تضعیفات آٹھ مین سے آٹھ فرض کرکے ایک مرتبہ اسکو ساتھ عدد خانہ ماقبل اسکے کے کہ
چار ہین جمع کیا بارہ ہوے اور مرتبہ دوم اسکو ساتھ عدد خانہ مابعد اسکے کے کہ سولہ ہین
جمع کیا چوبیس ہوے پس دونون کے حاصل سے ایک ایک کم اول مین گیارہ اور ثانی
مین تیئیس بچے کہ یہ دونون فرد اول ہین اب ان دونون فرد اول کو آپس مین ضرب دیا دو سو
ترپن ہوے کہ یہ فرد ثالث ہے اب ان تینون فردون کو جمع کیا دو سو ستاسی ہوے اسکا بھی
نام فرد اول ہے پس اصل عدد کو فرد ثالث مین یعنی آٹھ کو دو سو ترپن مین ضرب دیا دو ہزار
چوبیس ہوے کہ یہ عدد زائد اور ایک متحابین کا ہے پھر اصل عدد کو دوسرے فرد اول
مین یعنی آٹھ کو دو سو ستاسی مین ضرب دیا دو ہزار دو سو چھیانوے ہوے کہ یہ عدد ناقص
اور دوسرا متحابین کا ہے پس اگر ان عددون سے کسور اصم نکالے جائین ہر ایک
کی مجموع کسور ہر ایک کے عین دوسرے کے مساوی ہونگے **فصل تیسری** بیان
استخراج مرتبہ سوم عددین متحابین مین یعنی سترہ ہزار دو سو چھیانوے اور اٹھارہ ہزار
چار سو سولہ مین مشتمل اوپر دو قاعدہ مذکورہ بالا کے **قاعدہ پہلا** مثلاً تضعیفات آٹھ مین سے

سولہ فرض کیے اسکو ایک بیرونی ضرب دیا چوبیس ہوئے اور مرتبہ دوم اسکو تین مین ضرب
دیا اڑتالیس ہوئے اور دونون کے حاصل سے ایک ایک کم کیا تو اول مین تئیس اور ثانی مین
سینتالیس بچے یہ دونون فرد اول ہین اب ان دونو کو آپس مین ضرب دیا ایکہزار اکاسی
ہوئے اسکا نام فرد ثالث ہوا اب ان دونون فرد اول اور فرد ثالث کو جمع کیا ایک ہزار ایکسو
اکاون ہوئے یہی فرد اول ہے جس اصل سے یعنی سولہ کو تضعیفات اثنین سے لیے تھے
ایک ہزار اکاسی مین کہ فرد ثالث ہے ضرب دیا سترہ ہزار دوسو چھیانوے ہوئے یہ عدد
زائد اور متحابین کا ہے بعد اسکے پھر اسی اصل عدد کو یعنے سولہ کو مجموعہ ہر دو فرد اول
و فرد ثالث مین یعنی ایک ہزار ایکسو اکاون مین ضرب دیا اٹھارہ ہزار چار سو سولہ ہوئے
یہ عدد ناقص اور دوسرا متحابین کا ہے قاعدہ دوسرا بطریق عمل مذکورہ بالا یہ ہے کہ مثلاً
تضعیفات اثنین سے سولہ لئے اور اسکو ساتھ عدد خانہ ماقبل اسکے کے یعنی ساتھ آٹھ کے
جمع کیا چوبیس ہوئے اور مرتبہ دوم اس کو ساتھ عدد خانہ مابعد سے کے کہ بتیس ہین جمع کیا
اڑتالیس ہوئے پس دونو کے حاصل سے ایک ایک کم کیا تو اول مین تئیس باقی رہے اور ثانی مین
سینتالیس بچے کہ یہ دونون فرد اول ہین اب ان دونو کو آپس مین ضرب دیا ایکہزار اکاسی ہوئے
کہ یہ فرد ثالث ہوا اب ان تینون فردون کو جمع کیا ایکہزار ایکسو اکاون ہوئے یہ بھی نام فرد
اول ہے پس اصل عدد کو ثالث مین یعنی سولہ کو ایکہزار اکاسی مین ضرب دیا سترہ ہزار دوسو
چھیانوے ہوئے یہ عدد زائد دو یک متحابین کا ہے بعد اسکے پھر اسی اصل عدد کو دوسرے فرد اول
مین یعنی سولہ کو ایکہزار ایکسو اکاون مین ضرب دیا اٹھارہ ہزار چار سو سولہ ہوئے یہ عدد ناقص اور دوسرا
متحابین کا ہے اسی طرح تضاعف اثنین مثل چونسٹھ و چودہ سو وغیرہ کے استخراج و اعداد متحابہ کر سکتے ہین مگر
ان عددون زائد و ناقص کے کسور اگر نکالے جاوین ہر ایک کے مجموع کسور ہر ایک کے برابر و مساوی دوسرے کے ہوئے

باب تیسرا استخراج وفق اعداد متحابہ مین مشتمل ہے اوپر تین فصلون کے

فصل اول استخراج وفق مربع اول عددین متحابین مین یعنی وفق دو سو چوبیس عدد زائد

اور وفق دو سو چوراسی عدد ناقص ہین پس واضح ہو کہ باب اول کی دوسری فصل مین
بیان ہوا کہ اگر ماکولات یا ملبوسات یا مشروبات وغیرہ مین کہ جسکے اعداد فیمابین تحابب
رکھتے ہون وہ دو آدمی ایک ایک شے کے استعمال پر مداومت کرین تو فیمابین ان
دونو کے عشق پیدا ہو جاویگا اور اگر یہ نہو سکے تو وفق عددین متحابین سے ایک ایک نقش
بطور تکسیر کرکے دونون اپنے پاس رکھین کہ الفت ظاہری و محبت باطنی ان دونون
مین پیدا ہو جاویگی لہذا وفق کے بیان کرنے کی ضرورت ہوئی پس جاننا چاہیے
کہ وفق وہ عدد ہے کہ یعنی عدد زائد و ناقص کہ جسکو عادان دونون کا کہتے ہین و مخرج
اس عدد کا ہو یعنی وفق وہ عدد ہو کہ عاد مخرج اسکا ہو اور عاد وہ عدد ہو کہ منفی بعدد زائد
و ناقص ہو پس عددین متحابین مرتبہ اول مین یعنی دو سو بیس عدد زائد اور دو سو چوراسی
عدد ناقص ہین کہ عادان دونون کا چار ہین اور ربع کہ چار مخرج اسکا ہو وفق دونو کا ہو
یعنی ربع دو سو بیس کا کہ پچپن ہوتے ہین وفق اسکا ہوا اور ربع دو سو چوراسی کا کہ اکہتر ہوتے
ہین وفق اسکا ہو لیکن عاد اس دونون عدد زائد و ناقص کا چار ہین اس جہت
سے ہین کہ یہ چار منفی ہو دونون عدد زائد و ناقص کا کیونکہ جب دو سو چوراسی کو دو سو بیس
پر تقسیم کیا چونسٹھ باقی رہے پہر دو سو بیس کو کہ مقسوم علیہ تھا چونسٹھ پر تقسیم کیا اٹھائیس باقی رہے
پہر چونسٹھ کو کہ مقسوم علیہ تھا اٹھائیس پر تقسیم کیا آٹھ باقی رہے پہر اٹھائیس کو کہ مقسوم علیہ تھا
آٹھ پر تقسیم کیا چار باقی رہے پہر آٹھ کو کہ مقسوم علیہ تھا چار پر تقسیم کیا کچھ باقی نہ رہا پس یہی
مقسوم علیہ اخیر کا یعنی چار عاد ہے دونون عدد زائد و ناقص کا کہ اسنے دونون کو فنا کیا
اور ربع کو کہ چار مخرج اسکا ہے وفق ان دونون کا ہے اور اس تقسیم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان
دونون عددون مین نسبت توافق کی ہے یعنی یہ عددین متوافقین ہین الغرض پچپن وفق دو سو بیس کا
پچپن ہے کیونکہ جب اس اصل عدد کو پچپن پر تقسیم کیا خارج قسمت چار ہوا اور کچھ باقی نہ رہا
پس پچپن کہ مقسوم علیہ ہے منفی ہے دو سو بیس کا چار مرتبہ کرکے بیس کا نکلنا خست ہے

عاد ہوا و پچپن وفق ہیں دو سو بیس کا اسی طرح وفق دو سو چوراسی کا اکہتر ہے کیونکہ جب اس
اصل عدد کو اکہتر پر تقسیم کیا خارج قسمت چار رہے اور کچھ باقی نہ رہا اکہتر کہ مقسوم علیہ
ہیں ربع دو سو چوراسی کا ہے چار مرتبہ کرنے سے ہیں چار کہ خارج قسمت ہیں عاد ہے اور
اکہتر وفق دو سو چوراسی کا اور یہی چار تضعیفات تنصیف سے واسطے تخریج عددین
متحابین مرتبہ اول کیلیے تھے جیسا کہ دوسرے باب کی فصل اول میں بیان ہوا فصل دوسری
استخراج وفق مرتبہ دوم عددین متحابین ہیں یعنی دو ہزار چوبیس عدد زائد اور دو ہزار
دو سو چھیانوے عدد ناقص ہیں کہ ان دونوں کا آٹھ ہیں اور ثمن کہ آٹھ مخرج اسکا ہے
وفق دونوں کا ہے یعنی ثمن دو ہزار چوبیس کا دو سو ترپن ہوتے ہیں وفق اسکا ہے
اور ثمن دو ہزار دو سو چھیانوے کا دو سو ستاسی ہوتے ہیں وفق اسکا ہے بیان خارج ان
دونوں عدد زائد و ناقص کا جو آٹھ ہیں اس جہت سے ہیں کہ یہ آٹھ مشترک ہے دونوں
عدد زائد و ناقص کا کیونکہ جب اول کو ثانی پر تقسیم کیا دو سو بہتر باقی رہے پھر دو ہزار چوبیس کو کہ
مقسوم علیہ تھا دو سو بہتر پر تقسیم کیا ایک سو بیس باقی رہے پھر دو سو بہتر کو کہ مقسوم علیہ تھا ایک سو بیس
پر تقسیم کیا بتیس باقی رہے پھر ایک سو بیس کو کہ مقسوم علیہ تھا بتیس پر تقسیم کیا چوبیس باقی رہے پھر بتیس
کو کہ مقسوم علیہ تھا چوبیس پر تقسیم کیا آٹھ باقی رہے پھر چوبیس کو کہ مقسوم علیہ تھا آٹھ پر
تقسیم کیا کچھ باقی نہ رہا پس یہی مقسوم علیہ اخیر کا یعنی عاد ہے دونوں عدد زائد و ناقص
کا اسلئے دونوں کو فنا کیا اور ثمن کہ آٹھ مخرج اسکا ہے وفق ان دونوں کا ہے اور اس
تقسیم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ دونوں عدد متوافق ہیں یعنی انمیں نسبت توافق کی الغرض
وفق دو ہزار چوبیس کا دو سو ترپن ہیں کیونکہ جب اس اصل عدد کو عدد وفق دو سو ترپن پر
تقسیم کیا خارج قسمت آٹھ رہے اور کچھ باقی نہ رہا یہی دو سو ترپن کہ مقسوم علیہ ہیں ثمن ہے
دو ہزار چوبیس کا آٹھ مرتبہ کے ہیں آٹھ کہ خارج قسمت ہیں عاد ہیں اور دو سو ترپن وفق
چوبیس کا اسی طرح وفق دو ہزار دو سو چھیانوے کا دو سو ستاسی ہے کیونکہ جب اس اصل عدد کو

صدوق دو سو ستاسی پر تقسیم کی خارج قسمت آٹھ ہے اور کچھ نہ بچا پس دو سو ستاسی
کہ مقسوم علیہ ہے یعنی ہے دو ہزار دو سو چھیانوے کا آٹھ مرتبہ کرکے پس آٹھ لفظ
قسمت میں ملا ہے اور دو سو ستاسی صدوق ہو کہ دو ہزار دو سو چھیانوے ہوا یہی قسمت
اتنیں سے واسطے اسی طرح ان صدوں میں مرتبہ دو سے بچے تقسیم کا دوسرا عمل میں کی
مثل بیان ہوا فصل تیسری کا سو کچھ درمیان مرتبہ سو عدد کی مثال ہے سترہ
ہزار دو سو چھیانوے عدد کو اور اٹھارہ ہزار چار سو سولہ عدد کو جس میں کہ طریق دو کا
سولہ ہی وجزو دو شمار تر دہم کرکے شمار کیا اور دو کا جزو مشترک سترہ
ہزار دو سو چھیانوے کا ایک ہزار باسی ہے اسی طرح ... عدد سترہ ہزار
چار سو سولہ کو ایک سو اسی پر ہے ... ایک عمل دو کا عدد مشترک
وہ عمل یہ ہے کہ ہر ایک ان دونوں کا ... سترہ ہزار دو سو
چھیانوے کو اٹھارہ ہزار چار سو سولہ پر تقسیم کیا ایک بچا باقی رہے پھر سترہ ہزار
دو سو چھیانوے کو مقسوم علیہ تھا ایک میں تقسیم کیا چار سو چھیانوے باقی رہے یہ
... مقسوم علیہ تھا چار سو چھیانوے پر تقسیم کیا ایک سو تیس باقی رہے یہ
... کو مقسوم علیہ تھا ایک سو تیس پر تقسیم کیا ایک سو بارہ باقی رہے پھر
... مقسوم علیہ تھا ایک سو بارہ پر تقسیم کیا سولہ باقی رہے پھر ایک سو بارہ کو مقسوم
علیہ تھا سولہ ... باقی نہ رہا پس مقسوم علیہ اخیر کا یعنی سولہ ہے دونوں عدد
... کا ... دو کو مشترک ... شمار دو مخرج ہوا جو حق اتفاق کو
... اس تقسیم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دونوں عدد متوافق ہیں ... سترہ ہزار
دو سو چھیانوے ایک ہزار اسی ہے کیونکہ جب اس عدد کو سولہ پر تقسیم کیا
... بچا پس ایک ہزار اسی کہ مقسوم علیہ ہے ... سترہ ہزار
دو سو چھیانوے کا سولہ مرتبہ ہے پس ... ایک ہزار اسی ...

اسیطرح وفق اٹھارہ ہزار چارسو سولہ کا ایکہزار ایکسو اکاون میں کیونکہ جب اس اصل
عدد کو عدد دو وفق پر تقسیم کیا خارج قسمت سولہ رہے اور کچھ باقی نہ بالیں ایکہزار اکاسی کہ
مقسوم علیہ ہے یعنی ہے اٹھارہ ہزار چارسو کا سولہ مرتبہ کرکے بیس سولہ کو خارج
قسمت ہو جاوے ہزار ایکہزار اکاسی وفق اسکا اور یہی سولہ تضعیفات انمیں سے واسطے
استخراج عددین متحابین مرتبہ سوم کے نئے تھے جیسا کہ دوسرے باب کی تیسری فصل میں بیان ہوا

باب چھٹا وفق اعداد متحابہ کے نقش لکھنے میں

واضح ہو کہ باب اول کی دوسری فصل میں بیان ہو چکا کہ اگر استعمال عددین متحابین
کا ماکولات یا ملبوسات یا مشمومات وغیرہ میں ہو سکے تو چاہئے کہ وفق عددین متحابین سے
ایک ایک طور تکسیر ہو کر کے دونوں شخص اپنے پاس رکھیں کہ تاثیر عشق و محبت ان دونوں میں
پیدا ہوگی پس طریقہ استخراج وعدد وفق کا تیسرے باب میں بیان ہو چکا اب عدد نقش وفق
لکھنے کا طریق انمودج تین فصلوں میں لکھا جاتا ہے **فصل اول** تحریر نقش وفق عددین متحابین
مرتبہ اول میں یعنی پچیس کہ وفق ۲۲۰ عدد زائد کا اور انکے وفق ہے ۲۸۴ عدد ناقص کا
پر اگر عدد کو مربع مثلث میں پر کرنا چاہیں چاہیئے کہ عدد طرح مربع کا میں تیس سے طرح
کریں ۲۵ باقی رہے پس باقی کو چار پر کہ عدد وہ تناسب طول مربع ہیں تقسیم کریں خارج
قسمت چھ رہیں گے اور ایک کسر بچے گی پس چھ کو خانہ اول میں لکھ کر

سی
۵۵
۳۰
باقی ــــ مربع
۲۵
۲۴

باضافہ ایک تین دو درمیان بارہ خانے پر کئے اور واسطے
کسر ایک کے ابتدا سے دور چہارم یعنی ہشتم میں دو اضافہ کئے
پر دو چہارم کے فاصلہ دوم یعنی خانہ دوم سے پھر باضافہ ایک ایک کے لکھ کر
نقش تمام کیا جسکا حساب سے عرضاً یا طولاً یا قطراً اعتبار کریں ہی اصل عدد وفق کا
۵۵ حاصل آئیگا پس یہ نقش وفق عدد زائد کا مستخرج از ۲۲۰ منسوب بطور مطلوب سے

١٣	١٦	٢	٣
١٩	٨	١٢	١٥
٨	٢٢	١٣	١
١٥	١	٩	٢

اگر ۳۴ کو مربع اربع میں پُر کرنا چاہیں اس طرح مربع کریں یعنی اس سے مربع ۳۱ باقی رہے انہیں باقی کو چار پر کرے ماحاصل ۳ ہاں مربع میں تقسیم کریں حساب قسمت سے ہے اور ایک کی کسر بچی یعنی اس کو خانہ اول میں لکھکر باصرف ذرایک ایک سے کیسی دو رہیکے و روا سطے کسر ایک کے عدد سے دو ر تعریفے خانہ ششم میں دو عدد ہیکے بھر دو روسے خانہ دوم سے اعداد ایک ایک کے مقرر ہا رکیاس عدد سے کہ عرضا یا طولا یا قطرا شمار کریں وہی اصل عدد وفق کرکہ میں حاصل ہون سے لیس یہ نقش عدد وفق ناقص کا مستخرج ہے نقش منسوب مشتری و زہرہ کا بے سے

١٧	٢	٢٣	١٠
٢٣	١١	١٩	٢١
١٢	٢٦	١٨	٥
١٩	١٣	١٣	٢٥

فائدہ درج ہو کہ عدد وں سے نقش مثلث میں وفق کو پر کیا ہے کیونکہ نا مذہب علمائے مشائخ نقش مثلث متعلق قمر سے ہے اور واسطے سعادت کے اور نقش مربع متعلق عطارد سے ہے واسطے نحوست کے وعلیٰ ہذا القیاس نقش مخمس کو زحل سے منسوب ہے اور علمائے عمارسے نے عکس اسکے مقرر کیا ہے یعنی نقش مسدس کو منسوب مریخ کیا ہے اور مربع چہار کو منسوب مشتری و ہذا القیاس نقش مخمس کو منسوب قمر سے کیا ہے اہل مغاربہ کے مثلث برائے نحوست ہے اور مثلث برائے سعادت و ناصل ہوا اہل مشارقہ کے مثلث متعلق قمر سے ہے اور قمر کل کواکب میں سریع السیر ہے اس سبب مثلث کو بھی سریع الاثر جانتے ہیں اور جمیع علما و حکماء نے ہر ایک امر جلالی و جمالی میں اسی لوح مثلث سے کام لیا ہے بقوت عزائمات روحانی و وقت مناسب کے وہ ین کے یہ کل لوح مثلث وفق عدد زائد کا مستخرج از نیلہ منسوب محبوب کا ہے

٢٢	[illegible]	١٩
١٦	١٨	٣
١٤	٢٣	٥

[illegible] کی بموجب عدد وفق اسکا [illegible] مین پس عدد طرح مثلث کو بائد مین کم کیے ٣٣ باقی رہے پس باقی کو تین پر تقسیم کیا کہ عدد خانہ مثلث مین ہو آیا خارج قسمت

(٣٣ / ١٣ / ١)

١٣ اسے ٣٣ [illegible] ایک کی کسر بچی پس جس مثلث مین کہ کسر ایک یا دو بچی اسکو مثلث کند سنگ کہتے ہین کیونکہ سبب کسر کے کل اضلاع واقطار مین عدد وفق برابر نہین آتے ہین پس جو دو کو خانہ دوم مین لکھ دیا خانہ ترقی وآتشی کو واسطے تقابلات [illegible] دو وحتی کے سعی ہے [illegible] باضافہ ایک ایک کے [illegible] دو دو اس لوح کی یعنی چوخانہ پر سبے کیے اور آخر دو دو دوم مین ١٥ لکھے ہین [illegible] کسر ایک کے ابتدا سے دو یعنی دوم عدد [illegible] یعنی ١٢ سے [illegible] ایک ایک سے [illegible] تمام کیا جس طرف سے کہ شمار کرین وہی اصل عدد [illegible] ٣٣ [illegible] ایک [illegible] ٣٣ حاصل ہو [illegible] عدد ناقص کا ستخرج [illegible] مطلب ہے سے [illegible] ١٥ رہے [illegible] خارج قسمت ١٩ [illegible] کسر بچی پس [illegible] قسمت ١٥ کو خانہ دوم خانہ آتشی ترقی [illegible] ایک ایک [illegible]

(١٥ / ١٢ / ٣٣ ٥٩ ١٩ / ٣ / ٢٩ / ٢٨ / ٣)

٢٣	١٩	٢٨
٢٠	٢٣	٢١
٢	٢٩	٢٢

اس واسطے کسر دو کے ابتدا سے دو یعنی سوم مین تین عدد [illegible] ایک ایک کیے دو [illegible] کیا [illegible] شمار کرین وہی اصل عدد ٥٩ [illegible] حاصل ہوتے ہ [illegible] ایک فقرہ بیس یعنی ٥٩ حاصل ہوئے **فصل دوم** طریقہ فی قی عددین متحابین مرتبہ دوم میں یعنی ٢٢٠ کہ وفق ٢٨٤ عدد [illegible] اور ٢٨٤ کہ وفق ٢٢٠ عدد ناقص کا پس اگر ٢٢٠ کو مربع مین [illegible] کرین پس عدد طرح [illegible] مین کم کرین ٣٠ باقی رہے ہین باقی کو بائد پر تقسیم کیا خارج قسمت [illegible] اور تین کی کسر بچی پس [illegible] دل مین لکھکر باضافہ ایک

عدد کے ایک دو یعنی بیا خانہ سے اور واسطے کسر ترتیب کے استعمال دوم
میں چار یا زدہم میں دو عدد اضافہ کیے پھر دہ در دوم کے [illegible]
یک ایک عدد ہر خانہ میں سیا رہ [illegible] نقش کو تمام کیا میں [illegible]
کو شمار کریں طولاً یا عرضاً یا قطراً وہی اصل عدد وفق ۲۲۲ حاصل آویں گے
ہیں یعنی وفق عدد زائد کا مستخرج ۔ $\frac{۲۲۲}{۲۴۴}$ منسوب [illegible]

۶۳	۶۶	۵۹	۵۸
۶۸	۵۶	۶۲	۶۰
۶۵	۷۰	۶۴	۶
۴۵	۶	۵۸	۷۰

[illegible] مربع میں پر کرنا چاہیں تب اس سے
کریں ۵۶ باقی رہے [illegible]
تقسیم کیا خارج قسمت ۴۴ رہے اور باقی
کی پس ۴۴ کو خانہ اول سے [illegible]
اضافہ ایک ایک عدد کے تیں دو یعنی بارہ خانہ پر [illegible]
ابتدائی آخر میں دو اضافہ کیے پھر دو آخر کے خانہ دوم [illegible] ایک لکھ کر
نقش کو تمام کیا پس ہر طرف سے شمار کریں عرضاً یا طولاً یا قطراً وہی اصل عدد
وفق ۲۴۴ میں حاصل آئیں گے پس یہ نقش وفق عدد [illegible] کا مستخرج ہے اور $\frac{۲۲۹۹}{۲۹۷}$
منسوب بحث وطالب سے ہے

فصل سوم تحریر نقش بعددین تناسب مرتبہ سوم

۷۱	۷۴	۷۸	۴۴
۷۷	۴۵	۷	۷۵
۴۴	۴۰	۷۲	۴۹
۴۳	۳۸	۴۷	۷۹

میں جیسے ۱۰۸ کا وفق ہے ۲۲۴ عدد زائد کا اور
۱۱۱ کا وفق ہے ۱۴۴ عدد ناقص کا [illegible]
نقش مربع اور طریقہ سے پر کیا [illegible]
[illegible]
عدد شروع کیا [illegible] ایک ایک عدد [illegible]
[illegible] بارہ خانہ سے [illegible]
[illegible] طولاً مخصوص [illegible]

الکیس ہے تب بنسبت اور سطروں کے اعداد سے زائد ہیں الکیس کو حاصل عدد وفق عدد زائد ۱۰۸۱ سے کم کیا ۱۰۶۰ باقی رہے جسکو اشد طے دور چہارم میں لکھکر باضافہ یک ایک کے نقش تمام کیا پس جس طرف سے کہ عرضاً یا طولاً یا قطراً کریں وہی حاصل عدد وفق کہ ۱۰۸۱ ہیں حاصل ہوں گے پس یہ نقش عدد وفق عدد زائد کا تخریج از ۱۰۸۱ منسوب محبوب و مطلوب سے ہے

۸	۱۱	۱۰۶	۱
۱ ۶	۲	۷	۱۲
۳	۱ ۶۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۰۶۶

اسی طرح وفق عدد ناقص ۱۱۵۱ کو مربع میں پر کیا تو اس میں بھی الکیس کی طرح وہی ۱۱۳۰ باقی رہے پس خانہ اول میں ایک سے بعز شروع کیا اور باضافہ ایک ایک سے تین دور میں ایک شمار سے دور چہارم میں ۱۱۳۰ سے لکھے اور باضافہ ایک ایک کے نقش تمام کیا پس جس طرف سے کہ شمار کریں وہی حاصل عدد وفق ۱۱۵۱ حاصل ہوئے پس یہ نقش عدد ناقص کا تخریج از ۱۱۵۱ منسوب محب طالب سے ہے

۸	۱۱	۰۳۱	۱
۱۱۳۰	۲	۷	۱۲
۳	۰۳۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۱۳۱

یہاں تک بیان اعداد متحابہ کا تھا جو شمار عملیات کا تھا کہ اسکا اسرار کو مخفی تر کرکے رکھا تھا اب مقصد دوم میں بیان دلائل محبت تعلقی وغیرہ کا ہوگا مقصد دوسرا بیان دلائل تعلقی و وجوہات محبت میں واضح ہو کہ اول رسالہ میں بیان ہوچکا کہ تحابب بین الاثنین دو طرح پر ہے ایک تو خلقی ہے کہ بسبب طالع ولادت و تحویل سال وغیرہ کے ہوتی ہے تو بسبب طالع ولادت اول سے کمی و بیشی محبت و الفت کی ہمیشہ رہتی ہے دوسرا بسبب عملیات و توجہات وغیرہ سے ہوتی ہے پس یہاں تک بیان قسم دوم کا ہوا اب اس مقصد میں قسم اول کا بیان ہوتا ہے پس یہ مقصد مشتمل ہے اوپر تین فصلوں کے

فصل اول بیان دلائل وجوہات محبت مین اخوان الصفا و اشجار الاثمار مین ہے کہ
جسکے مسقط نطفہ اور زائچہ وقت ولادت اور تحویل سال و قران مین مریخ و زہرہ
قمر قوی ہون برآئینہ وہ شخص صاحب طبع لطیف ہوگا اور عشق صاحبان حسن و جمال
و نازنینان ہمدم اشتعال سے ضرور ہوگا کیونکہ مریخ و زہرہ مہیج طبیعت و مولد عشق ہین
اور ضرور ہے کہ زائچہ وقت ولادت مین اسکے شمس و قمر صالح الحال ہون لیکن دوستی و محبت
اسکی دوسرے شخص کے ساتھ ہونا اور اتحاد باہمی انکا ہونا بنابر دلائل خلقی کے چند
وجوہات سے ہے وجہ اول یہ ہے کہ جن دو شخصون کے زائچہ ولادت مین نیرین
قوی ہون اور ایک مولود کے نیرین دوسرے مولود کے نیرین کے ساتھ بنظر تثلیث
یا تسدیس ناظر ہون یعنی موضع شمس ایک کا ساتھ موضع قمر دوسرے کے ناظر ہو بمودت
ان دو شخصون مین دوستی و محبت بیحد ہوگی پس اگر ان دو شخصون مین سے ایک مرد
اور ایک عورت یا غلام تو درمیان انکے عشق عظیم پیدا ہوگا اور اگر ان دونون سے
طالع عاشق کا ہو گیارھوین خانہ طالع معشوق سے پڑے تو عشق شدید انکا رہیگا یعنی
کہ سر و جان ایک دوسرے پے دریغ نکرینگے وجہ دوم یہ ہے کہ اگر درمیان دو مولود کے
شمس یا قمر ایک برج مین پڑین درمیان ان دونون کے دوستی ہوگی وجہ سوم یہ کہ
اگر طالع دو شخصون کا ایک برج پڑے یا صاحب طالع دو شخصون کا ایک ہی ستارہ ہو
درمیان ان دونونکے دوستی و محبت ہوگی وجہ چہارم یہ کہ اگر طالع دو شخصونکا باہم دیگر بنظر
تسدیس ناظر ہو دلیل محبت بینہا ای ہر کیونکہ بروج متناظرہ بتسدیس باہم موافق ہین کیفیت
فاعلیہ مین اور مخالف ہین کیفیت منفعلہ مین اور فاعل اقوی ہے منفعل سے پس اسی لیے نظر تسدیس دلیل
نیم دوستی کی ہوئی اور ہر ایک برج کو ساتھ تیسرے اور گیارھوین برج کی نظر تسدیس ہے
وجہ پنجم یہ کہ اگر طالع دو شخصونکا باہم دیگر بنظر تثلیث ناظر ہو یعنی طالع دونونکا ایک ہی مثلثہ ہو کیونکہ
باہم نظر تثلیث رکھتے ہین جیسا کہ طالع ایک کا حمل ہو اور طالع دوسرے کا اسد ہو یا قوس ایسے طالع

اگر ایک کا ثور ہو اور دوسرے کا سنبلہ ہو یا جدی دلیل ہے کہ درمیان ان دونون کے اغلب چیزون مین موافقت ہوگی اور زمانہ دراز تک رہیگی کیونکہ ہر ایک برج مثلثہ کا ساتھ دوسرے برج کے اسی مثلثہ سے موافق ہے کیفیتہ فاعلیتہ مین بھی اور کیفیتہ منفعلہ مین بھی لہذا بنظر تثلیث دلیل تمام دوستی کی ہوئی اور مثلثات عناصر اربعہ یہ ہین

آتشی مثلثہ	خاکی مثلثہ	بادی مثلثہ	آبی مثلثہ
حمل	ثور	جوزا	سرطان
اسد	سنبلہ	میزان	عقرب
قوس	جدی	دلو	حوت

وجہ ششم یہ کہ اگر طالع کسی عورت کا ساتوان خانہ طالع مرد سے پڑے یا طالع مخدوم کا دسوان خانہ طالع خدمتگار سے پڑے یا طالع معشوق کا گیارھوان خانہ طالع عاشق سے پڑے دلیل ہے کہ درمیان دونون کے محبت و مودت باہمی بغایت و بے نہایت ہوگی اور زمانہ دراز تک رہیگی اور ایک دوسرے سے برخوردار ہونگے بشرطیکہ درمیان کوکب مستولے دونون کے یعنی مستولے مرد و زن خادم و مخدوم و عاشق و معشوق باہمی نظر دوستی و نظر قبول یکدیگر ہو اور دونون مستولے نیکو حال و مسعود ہون پس اگر ایسا ہو تو دلیل ہے کہ درمیان انکے سالہا سال آمیزش و موافقت ہے اور اگر ان دونون مستولیون مین سے ایک کوکب سعد ہو اور ایک نحس اور نظر قبول یکدیگر ہو تو صاحب سعد کو سیرت نیک ہوگی اور صاحب نحس کی سیرت نیک نہ ہوگی نہ بد لیکن دونون مین موافقت حاصل ہوگی وجہ ہفتم یہ کہ اگر دو مولود کے زائچہ ولادت مین کوکب سعد ایک موضع مین پڑے ہون دلیل ہے کہ درمیان انکے محبت و مودت ہوگی اور ایک دوسرے کو نیکی و نفع پہونچائینگے اور منفعت بحسب طبیعت اس کوکب کے سعد کو پہونچے گی مثلاً اگر وہ سعد مشتری ہو تو جاہ و حشمت و مال حاصل ہوگا اور اگر وہ سعد زہرہ ہو تو لذت و الفت و نشاط و مودت حاصل ہو پس اگر وہ سعد دونون کے طالع مین ہو تو دونون کو نفع ایک دوسرے کے نفس سے پہونچے

اور اگر دو سعد خانہ دوم خانہ مال میں ہوں تو نفع باہم دیگر بسبب مال معاش کے ہو
اور اگر دو سعد خانہ سوم میں ہوں تو نفع باہم دیگر بسبب تحصیل علم یا نقل نزدیک کے ہو
اور اگر دو سعد خانہ چہارم میں ہوں تو نفع باہم دیگر بسبب عمارت و زراعت و باغ و زمین
کے ہو اور اگر دو سعد خانہ دہم میں ہوں تو نفع باہم دیگر بسبب جاہ و شغل و عمل خطابات کے ہو
وعلی ہذا القیاس جس خانہ میں دو سعد ہوں بسبب منسوبات اس خانہ کے ایک دوسرے
کو نفع پہونچائینگے وجہ ہشتم یہ کہ برج طالع مطیع ہوتا ہے اپنے برج مستقیم کے
اور صاحب طالع کو صاحب مستقیم کی محبت زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ بطلیموس نے ثمرہ الفلک
کے کلمہ سی و ششم میں لکھا ہے کہ البروج المطیعہ اشد محبۃ یعنی جو برج
مطیع ہے اسکو محبت شدید تر ہے اور برج مستقیم اس کو کہتے ہیں کہ جو برج
طالع سے فوق الارض ہو اور یہ بھی لکھا ہے کہ بروج معوج الطلوع مطیع ہیں
بروج مستقیم الطلوع کے تو اول جدی سے آخر جوزا تک سب برج معوج الطلوع
ہیں [illegible] مطالع ہیں اور اول سرطان سے آخر قوس تک بروج مستقیم الطلوع ہیں
مطالع و جنوبیہ کہ اگر دو مولود کے زائچہ ولادت میں سہم السعادت ایک برج میں پڑا
ہو دلیل محبت جانبین کی ہے اور نسبت جمع داشت کے باہم یگانگت [illegible] کی [illegible]
حاصل ہوتی ہے و سہم السعادت کو سہم القمری کہتے ہیں اور طریق استخراج سہم السعادت
وغیرہ کا رسالہ ضیاء النجوم میں مرقوم ہو چکا فصل دوم در بیان [illegible] شخصین
اور دوسرے صاحب طالع وقت ولادت سے پس [illegible] صاحب طالع
دو شخصوں کے آپس میں دوستی ہونے کی دلیل ہے کہ ان دو شخصوں میں آپس میں
دوستی ہوگی جیسا کہ اگر طالع ایک شخص کا برج اسد ہو [illegible] اور دوسرے کا
سرطان ہو اور اسد خانہ شمس ہے اور سرطان خانہ قمر اور شمس و قمر میں دوستی
جانبین سے ہے کہ ان دو شخصوں میں بھی دوستی جانبین سے ہوگی اور جیسا ان

تفصیل اسکا آگے آئیگا اور چونکہ دوستی اور دشمنی موقوف ہے معرفت پر دوستی
و دشمنی کواکب کے لہذا دوستی و دشمنی کواکب کا بیان ضرور ہوا پس واضح ہو کہ صداقت
و عداوت کواکب میں منجمین میں اختلاف ہے جیسا کہ ابوریحان بیرونی نے تفہیم النجوم میں لکھا
ہے کہ بعض منجمین کا قول یہ ہے کہ جو دو کواکب کہ طبیعت و اثر میں باہم متصادق و متفق ہیں وہ
دونوں آپس میں دوست ہیں مثل زحل و مریخ کے اور جو دو کوکب کہ طبیعت و اثر میں باہم
متضاد ہیں وہ دونوں دشمن ایک دوسرے کے ہیں مثل زحل و مشتری کے زحل منحوس اعظم
ہے اور مشتری مثل سعد معتدل ہے اور بعض منجمین کا قول یہ ہے کہ جو دو کوکب کیفیت میں باہم متفق
ہوں وہ آپس میں دوست ہیں اور جو کہ باہم متضاد ہیں وہ آپس میں دشمن ہیں جیسا کہ کوکب ناری
دوست بادی ہے اور آبی دوست خاکی اور ناری دشمن آبی اور بادی دشمن خاکی اور
بعض منجمین باعتبار وضع بیوت کا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جن دو کوکب کے بیوت بنظر
موافقت باہم ناظر ہوں تثلیث یا تسدیس میں وہ دونوں آپس میں دوست ہیں جیسا کہ برج
سنبلہ کو ساتھ عقرب کے اور حمل کو ساتھ جوزا کے نظر تسدیس ہے تو درمیان عطارد
و مریخ کے دوستی ہے اور جن دو کوکب کے بیوت بنظر عداوت باہم ناظر ہوں تربیع
یا مقابلہ میں وہ آپس میں دشمن ہیں جیسا کہ سرطان کو ساتھ جدی کے نظر مقابلہ
ہے پس قمر و زحل آپس میں دشمن ہیں اسی طرح برج اسد کو بھی دلو سے نظر مقابلہ ہے
تو شمس و زحل بھی آپس میں دشمن ہیں یا جو دو کوکب کہ خانہ اسکا بارھوان خانہ کوکب
دیگر کا ہو وہ کوکب آپس میں دشمن ہیں جیسا کہ سنبلہ بارھوان خانہ ہے برج
میزان سے اور ثور بھی بارھوان خانہ ہے برج جوزا سے پس عطارد و زہرہ آپس میں دشمن ہیں
لیکن صداقت و عداوت کواکب موافق پوتھی برہت جاتک کے اور طریق پر ہے وہ یہ کہ
پہلے سب سیارہ کو سطر اول میں لکھیں اور نیچے ہر کوکب کے خانہ مول یا ترکون کا لکھیں
اور یا تحت اسکے مول یا ترکون کا شمار دوم ہو چہارم ہو پنجم ہو ہشتم ہو نہم ہو دوازدہم لکھیں پھر

ان قانون سے کتنا بنانے شرف کواکب لکھین اس طرح سے

کواکب	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
خانہ ہای اول ترکون	دلو	قوس	حمل	اسد	میزان	سنبلہ	ثور
خانہ ۲ مول ترکون	حوت	جدی	قوس	سنبلہ	عقرب	میزان	جوزا
خانہ ۳ مول ترکون	قوس	حوت	سرطان	عقرب	جدی	قوس	اسد
خانہ ۴ مول ترکون	جوزا	حمل	اسد	قوس	دلو	جدی	سنبلہ
خانہ ۵ مول ترکون	سنبلہ	سرطان	عقرب	حوت	ثور	حمل	قوس
خانہ ۹ مول ترکون	سرطان	اسد	قوس	حمل	جوزا	ثور	جدی
خانہ ۱۰ مول ترکون	جدی	عقرب	حوت	سرطان	سنبلہ	اسد	حمل
خانہای شرف کواکب	میزان	سرطان	جدی	حمل	حوت	سنبلہ	ثور

پس سبع سیارات میں سے شمس و قمر کا ایک ہی خانہ ہے اور باقی کواکب کے دو دو خانہ ہین

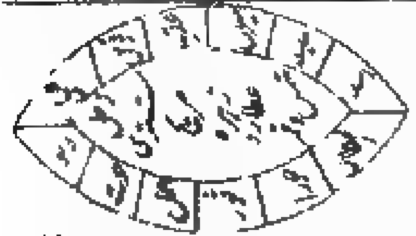

[illegible]

پس یہی ایک ایک خانہ شمس و قمر کا جسکو کب کے ماتحت میں واقع ہون تو شمس و قمر دوست ہین کوکب کے ہین مثل اسد کہ ماتحت مریخ میں واقع ہے اور مثل سرطان کہ ماتحت مشتری میں واقع ہے پس شمس دوست مریخ کا ہے اور قمر دوست مشتری کا اور وہی ایک خانہ جس کوکب کے ماتحت میں واقع ہو تو شمس و قمر دشمن اسکے ہونگے جیسا کہ سرطان اسد ماتحت زہرہ ہین پس شمس و قمر دشمن زہرہ ہین ثابت ہوا کہ کواکب خمسہ متحیرہ کہ جنکے دو دو خانہ ہین پس اگر دونون خانہ کسی کوکب متحیرہ کے ماتحت مین کسی کوکب کے واقع ہون پس وہ کوکب اسکا دوست ہے ماتحت کا ہو جیسا کہ دونون خانے زہرہ کے

ماتحت زحل میں واقع ہیں پس ہر دو دشمن زحل کا اور اگر ایک ہی خانہ کسی کوکب متحیرہ کا
ماتحت میں ہے کسی کوکب کے واقع ہو اگرچہ تکرار واقع ہو تو وہ کوکب مساوی اپنے
ماتحت کا ہے جیسا کہ ایک خانہ زہرہ کا یعنی ثور ماتحت قمر میں واقع ہے اگرچہ تکرار واقع
ہے پس زہرہ مساوی ہے قمر کا اور اگر دو خانوں میں سے ایک خانہ بھی کسی کوکب متحیرہ کا
ماتحت میں کسی کوکب کے واقع نہ ہو تو وہ کوکب دشمن ہے اپنے ماتحت کا ہے مثل چنانچہ
زہرہ کے کہ اسکا ایک خانہ بھی باعث مشتری میں واقع نہیں ہے پس زہرہ
دشمن ہے مشتری کا یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے مصادقت و عداوت کواکب کا پس
واسطے سہولت دیکھنے مبتدی کے اسی قاعدے سے یہ جدول بنائی گئی ہے

جدول دوستی و دشمنی کواکب

کواکب	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
دوستاں کواکب	عطارد، زہرہ	شمس، قمر، مریخ	شمس، قمر، مشتری	مریخ، قمر، مشتری	عطارد، زحل	شمس، زہرہ	شمس، عطارد
ماویاں کواکب	مشتری	زحل	زحل، زہرہ	عطارد	مریخ، مشتری	مریخ، مشتری، [illegible]	مریخ، مشتری، [illegible]
دشمناں کواکب	شمس، قمر، مریخ	عطارد، زہرہ	عطارد	زحل، زہرہ	شمس، قمر	قمر	[illegible]

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بنا بر اس قاعدے کے حالات کواکب باہم یعنی دوستی و دشمنی
و مساوات میں چھ طرح پر ہے اول دوستی جانبین کی ہے یعنی شمس کی ساتھ قمر
اور مریخ اور مشتری کے اور عطارد کو ساتھ زہرہ کے اور زہرہ کو ساتھ زحل کے دوستی
جانبین کی ہے کیونکہ خانہ انکے ماتحت دوسرے کے واقع ہیں دوم دشمنی جانبین کی ہے
یعنی شمس کو ساتھ زحل اور زہرہ کے دشمنی جانبین کی ہے کیونکہ کوئی خانہ [illegible]

دوسرے کے ماتحت مین واقع نہین ہے سوم مساوات جانبین کی ہے یعنی زہرہ
کو ساتھ مریخ کے اور مشتری سے تو زحل کے دونون جانب سے نہ دوستی ہے نہ دشمنی
کیونکہ انکے دونون خانون مین سے ایک ہی خانہ دوسرے کے ماتحت مین واقع ہے
چہارم دوستی ایک جانب سے اور دشمنی دوسرے جانب سے جیسے عطارد دوست قمر کا ہے
اور قمر دشمن عطارد کا کیونکہ دونون خانے عطارد کے ماتحت قمر ہین اور خانہ قمر ماتحت عطارد
مین نہین ہے پنجم ایک جانب سے دوستی ہو اور جانب دیگر سے مساوی جیسے قمر دوست ہے
مشتری کا اور مشتری مساوی ہے ساتھ قمر کے اور شمس دوست ہے عطارد کا اور عطارد
مساوی ہے ساتھ شمس کے اور عطارد دوست ہے زحل کا اور زحل مساوی ہے ساتھ
عطارد کے اور قمر دوست ہے مریخ کا اور مریخ مساوی ہے ساتھ قمر کے بدلیل مذکور ششم
ایک جانب سے دشمنی ہو اور جانب دیگر سے مساوی جیسا کہ عطارد دشمن ہے مریخ کا اور مریخ
مساوی ہے ساتھ عطارد کے اور عطارد دشمن ہے مشتری کا اور مشتری مساوی ہے ساتھ عطارد
کے اور قمر دشمن ہے زہرہ کا اور زہرہ مساوی ہے ساتھ قمر کے اور قمر دشمن ہے زحل کا اور زحل
مساوی ہے ساتھ قمر کے اور مریخ دشمن ہے زحل کا اور زحل مساوی ہے ساتھ مریخ کے بدلیل
مذکور بعد اسکے یہ بھی واضح ہو کہ جس کوکب کو ساتھ زحل کے دوستی یا دشمنی یا مساوات ہے
اسکو ساتھ راس و ذنب کے بھی وہی حالت ہے اور راس و ذنب کو بجائے زحل کے تصور
کرنا چاہیے یہانتک بیان صداقت و عداوت کواکب کا ختم کیا ایک مقدمہ تھا واسطے معرفت
صداقت و عداوت دو شخصون کے پس ان حالات شش گونہ کواکب سے بہت سے فوائد
پیدا ہوتے ہین منجملہ انکے آٹھ فروع پر اکتفا کیجاتی ہے اول یہ کہ اگر طالع ولادت ایک شخص کا
حمل یا عقرب ہو اور طالع ولادت دوسرے کا اسد دلیل ہے کہ درمیان ان دونون کے
دوستی ہوگی کیونکہ درمیان مریخ و شمس کے دوستی جانبین کی ہے خاصکر صاحب طالع
حمل کو صاحب طالع اسد سے اسلیے کہ حمل و اسد باہم مثلث ہین کہ دونون ایک ہی مثلثہ

آتشی سے ہیں اور بنظر تثلیث کہ دلیل تمام دوستی کی ہے باہم ناظر ہیں پس طالع وصاحب
طالع دونوں اقتضائے دوستی رکھتے ہیں لیکن برج عقرب آبی ہے اور عقرب واسد
بنظر تربیع کہ دلیل نیم دشمنی کی ہے باہم ناظر ہیں پس عقرب یا برج اسد از روے
طالع کے مخالف رکھتا ہو اور سارا از روے صاحب طالع کے موافقت کہ شمس کو ساتھ مریخ
کے دوستی جانبین کی ہے دوم اگر طالع ایک شخص کا ثور یا میزان ہو اور طالع دوسرے کا جوزا
یا سنبلہ یا دلو ہے ان دونوں سے دوستی ہو کیونکہ درمیان زہرہ و عطارد کے دوستی
جانبین کی ہے خاصۃً شخص طالع ثور کو ساتھ شخص طالع سنبلہ کے کیونکہ ثور وسنبلہ دونوں ایک
مثلثہ خاکی سے ہیں اور باہم بنظر تثلیث ناظر اور اسیطرح شخص طالع جوزا کو ساتھ شخص طالع میزان
کے کہ دونوں مثلثہ بادی سے ہیں وہ باہم بنظر تثلیث ناظر ہیں پس طالع وصاحب طالع دونوں
اقتضائے دوستی رکھتے ہیں سوم اگر طالع ایک مولود کا ثور یا میزان ہو اور طالع دوسرے
کا جدی یا دلو ہو ان دونوں کے دوستی ہوگی کیونکہ درمیان زہرہ و زحل کے
دوستی جانبین کی ہے خاصۃً مولود طالع ثور کو ساتھ مولود طالع جدی کے کہ دونوں
برج مثلثہ خاکی سے ہیں اور باہم بنظر تثلیث ناظر اور مولود طالع میزان کو ساتھ مولود
طالع دلو کے کہ دونوں برج مثلثہ بادی سے ہیں پس طالع وصاحب طالع دونوں اقتضائے
دوستی رکھتے ہیں چہارم اگر طالع ایک شخص کا اسد ہو اور طالع دوسرے کا قوس یا حوت
درمیان انکے دوستی ہوگی کیونکہ درمیان شمس و مشتری کے دوستی جانبین سے
ہے خاصۃً شخص طالع اسد کو ساتھ شخص طالع قوس کے کہ دونوں برج مثلثہ آتشی سے
ہیں اور بنظر تثلیث ناظر ہیں پس طالع وصاحب طالع دونوں اقتضائے دوستی رکھتے
ہیں لیکن برج حوت آبی ہے اور اسد آتشی ہے اور باہم بنظر ساقط از نظر ہیں پس طالع اقتضائے دشمنی رکھتا
ہے اور صاحب طالع اقتضائے دوستی پنجم اگر طالع ولادت کا ایک برج اسد ہو اور طالع ولادت
دوسرے کا سرطان درمیان انکے دوستی ہوگی کیونکہ درمیان شمس و قمر کے دوستی جانبین کی ہے

لیکن اسد آتشی ہے اور سرطان آبی پس طالع اقتضائے دشمنی کرتا ہے اور صاحب طالع اقتضائے دوستی۔ **ششم** اگر طالع ایک کا اسد ہو اور طالع دوسرے کا جدی یا دلو درمیان انکے دشمنی ہوگی کیونکہ درمیان شمس و زحل کے دشمنی جانبین کی ہے اور مثلثات میں بھی کوئی مشاکلہ نہیں ہے کیونکہ اسد آتشی ہے اور جدی خاکی اور دلو بادی اور اسد کو ساتھ جدی کے سقوط نظر ہے اور ساتھ دلو کے نظر مقابلہ کہ مقابلہ دلیل تمام دشمنی کی ہے پس طالع دونوں اقتضائے دشمنی رکھتے ہیں۔ **ہفتم** اگر طالع ایک کا اسد ہو اور طالع دوسرے کا ثور یا میزان درمیان انکے دشمنی ہوگی کیونکہ شمس و زہرہ میں دشمنی جانبین کی ہے اور مثلثات میں بھی کوئی مشاکلہ نہیں ہے اسد آتشی ہے اور ثور خاکی اور میزان بادی اور اسد کو ساتھ ثور کے نظر تربیع ہے پس طالع و صاحب طالع دونوں اقتضائے دشمنی رکھتے ہیں لیکن اسد کو ساتھ میزان کے نظر تسدیس ہے کہ دلیل نیم دوستی کی ہے تو بیان پر طالع مقتضائے دوستی ہے اور صاحب طالع مقتضائے دشمنی۔ **ہشتم** اگر طالع ایک کا جوزا یا سنبلہ ہو اور طالع دوسرے کا سرطان پس مولود طالع جوزا و سنبلہ کا دوست ہوگا مولود طالع سرطان کا اور مولود طالع سرطان کا دشمن ہوگا مولود طالع جوزا و سنبلہ کا کیونکہ عطارد دوست ہے قمر کا اور قمر دشمن ہے عطارد کا اور طالع کا بھی اقتضائے دوستی جانبین کا نہیں کرتا ہے بجز آنکہ سنبلہ کو ساتھ سرطان کے نظر تسدیس ہے فقط و قس علی ھذا الثوانی پس جہاں یہ دلائل دوستی و دشمنی دونوں جمع ہوں حکم اغلب کرنا چاہیے

فصل سوم در بیان محبت بین الاثنین از روئے پاس کے

پس واضح ہو کہ بروقت ولادت کے جس برج میں کہ قمر ہوتا ہے اسی برج کے کسی حرف پر نام مولود کا رکھا جاتا ہے اسی کو پاس کہتے ہیں اہل ہند میں اس امر کا التزام ہوتا ہے مگر اہل اسلام میں یہ مروج نہیں ہے اور بغیر پاس دیکھے جو چاہتے ہیں نام مولود کا رکھتے ہیں

اسی سبب سے احکام نجومی مسلمانون کے حق مین مطابق نہیں پڑتے ہین اور ہندوون
کے حق مین مطابق آتے ہین کیونکہ انکا نام راس دیکھ کے رکھا گیا ہوتا ہے اور اسکی
بہت تاثیر ہوتی ہے پس مسلمانون مین نام کا حرف اول اگر الف سے ہو تو راس حمل
مجازاً اسکو راس کہتے اور اگر حرف اول میم ہے اسکو سنبلہ راس کہتے ہین اور
احکام انکے بحساب راس کے بیان کرتے ہین نام راس انسان کا اگر حقیقۃً ہو
تو تاثیر اسکی پوری ہوگی اور اگر مجازاً ہو تو تاثیر کم ہوگی پس نام انسان کا ہر دو
راس سے حقیقۃً یا مجازاً دلائل و وجوہات محبت اسکے کئی طرح پر ہین اول اگر
دو شخصونکی ایک راس ہو درمیان ان دونوں کے محبت ہوگی دوم اگر صاحب
راس دو شخصون کا ایک ہی ستارہ ہو دلیل محبت باہمی کی ہے سوم درمیان ہر
دو شخصون کے نظر محبت ہو دلیل محبت باہمی کی ہے چہارم درمیان صاحب
دو شخصون کے اگر نظر تثلیث یا تسدیس ہو دلیل اتحاد باہمی کی ہے پنجم اگر درمیان صاحب
راس دو شخصوں کے دوستی جانبین سے ہو تو دلیل محبت و اتحاد باہمی کے ہے
ششم اگر راس دونوں کی یعنی وہ برج کہ جس مین بر وقت ولادت کے
قمر تھا ایک مثلثہ سے ہون آتشی یا بادی یا آبی یا خاکی تو دلیل باہمی کی ہے
هفتم اگر راس معشوق کی گیارہوان خانہ راس عاشق سے پڑے تو دلیل
محبت باہمی کی ہے اسی طرح اگر راس زوجہ کی ساتوان خانہ راس شوہر سے پڑے
دلیل اتفاق باہمی کی ہے **فائدہ** اس فصل سابق مین وجوہات محبت بین الاثنین
کی از روے راس کے بیان ہوے ہین اور راس کا پہچاننا موقوف ہے
معرفت حروف بروج اثنا عشر و منازل قمر پر پس واسطے معرفت اسماء
و حروف منازل قمر کے یہ فائدہ لکھا گیا پس واضح ہو کہ جو حروف بروج اثنی عشر
سے منسوب ہین وہ دو قسم پر ہین ایک وہ کہ جو معمول بہ حکماے یونان کا ہے

دوسرے وہ کہ جو حکماے ہند کا ہے اور فرق ان دو قسمون مین ہے جیسا کہ حرف فا کا طریق یونانی مین متعلق منزل اکلیل سے ہے کہ یہ منزل برج میزان مین ہے اور زبان ہندی مین فا کو پا کہتے ہین ساتھ باے فارسی اور با سے ملتی ہے اور پا متعلق منزل نعایم سے ہے کہ یہ منزل برج قوس مین ہے پس جو فرق درمیان حکماے یونان اور حکماے ہند کے ہے وہ اس بنا پر ہے کہ یونانیون پر اہل عرب اٹھائیس حروف کو اٹھائیس منازل قمر پر تقسیم کرتے ہین اور حروف ابجد مین سے ہر ایک حرف کو ایک منزل سے متعلق کیا ہے اور مقدار ایک منزل کی تیرہ درجہ مین تقریبا خواہ ایک برج مین ہو یا دو برج مین پس اس مطلب کے لئے ایک جدول لکھی جاتی ہے تا کہ اس امر کا سمجھنا مبتدی کو آسان ہو جاوے پس جدول حروف بست و ہشتگانہ ابجد بر طبق منازل قمر یہ ہے

حمل			ثور			جوزا		
سرطین ۱	بطین ۲	ثریا ۳	ثریا ۳	دبران ۴	ہقعہ ۵	ہنعہ ۶	ہنعہ ۶	ذراع ۷
۱۳ درجہ	۱۳ درجہ	۴ درجہ	۹ درجہ	۱۳ درجہ	۴ درجہ	۹ درجہ	۱۳ درجہ	۱۳ درجہ
ا	ب	ج	ج	د	ہ	ہ	و	ز
	سرطان		اسد			سنبلہ		
نثرہ ۸	طرف ۹	جبہہ ۱۰	جبہہ ۱۰	زبرہ ۱۱	صرفہ ۱۲	صرفہ ۱۲	عوا ۱۳	سماک ۱۴
۱۳ درجہ	۱۳ درجہ	۴ درجہ	۹ درجہ	۱۳ درجہ	۴ درجہ	۹ درجہ	۱۳ درجہ	۱۳ درجہ
ح	ط	ی	ی	ک	ل	ل	م	ن
میزان			عقرب			قوس		
غفر ۱۵ ۱۳ درجہ	زبانا ۱۶ ۱۳ درجہ	اکلیل ۱۷ ۴ درجہ	اکلیل ۱۷ ۹ درجہ	قلب ۱۸ ۱۳ درجہ	شولہ ۱۹ ۴ درجہ	شولہ ۱۹ ۹ درجہ	نعایم ۲۰ ۱۳ درجہ	بلدہ ۲۱ ۱۳ درجہ
س	ع	ف	ف	ص	ق	ق	ر	ش
جدی			دلو			حوت		
سعد ذابح ۲۲ ۱۳ درجہ	سعد بلع ۲۳ ۱۳ درجہ	سعد سعود ۲۴ ۴ درجہ	سعد سعود ۲۴ ۱۳ درجہ	سعد اخبیہ ۲۵ ۹ درجہ	مقدم ۲۶ ۴ درجہ	مقدم ۲۶ ۹ درجہ	مؤخر ۲۷ ۱۳ درجہ	رشا ۲۸ ۱۳ درجہ
ت	ث	خ	خ	ذ	ض	ض	ظ	غ

لیکن نزدیک حکماے ہند کے منازل قمر ۲۸ ہین اور منزل ذابح کو کہ بائیسوین منزل ہے

برج بھدی مین جسکو ہندی مین انچست کہتے ہین شمار نہین کرتے ہین اور اسکو مخفی کہتے
ہین مگر تولد طفل اور جنگ شکل مین اس نچھتر سے کام لیتے ہین اور احکام جاری کرتے
ہین اور حروف کو اٹھائیس منزل پر تقسیم کرتے ہین اور حروف کو سنسکرت مین اعراب
نہین ہوتا ہے جس طرح کہ عربی مین ہوتا ہے مثلاً الف عربی مین مضموم و مفتوح و مکسور و ساکن
ہوتا ہے لیکن الف حرف ہے اور ضمہ و فتحہ و کسرہ حرکت اسکی ہے اور زبان سنسکرت
مین یہی الف بارہ طرح سے لکھا جاتا ہے اور بارہ طرح سے پڑھا جاتا ہے اور صورت
تحریر ہر طرح کی جداگانہ ہوتی ہے مثلاً الف پہلے بفتحہ پڑھا دوسرے باشباع فتحہ تیسرے
بکسرہ چوتھے باشباع کسرہ پانچوین بضمہ چھٹے باشباع ضمہ ساتوین بکسرہ مجہول و اشباع آٹھوین
بفتحہ و یاے ساکن نوین بضمہ مجہول و اشباع دسوین بفتحہ و واو ساکن گیارھوین کھینچ کر
و نون غنہ بارھوین بفتحہ و ہاے ساکن اسی طرح ہر حرف کو بارہ
بارہ طرح سے پڑھتے ہین اور ان بارہ طرحون مین سے ہر واحد ایک حرف
خاص ہے اور صورت تحریر بعض حروف کی آخر رسالہ زبدۃ النجوم مین تحریر ہو چکی اور
سواے اسکے اور بھی بعض حروف خاص اسی زبان کے ہین لیکن یہی بنا ر اختلاف
ہے درمیان یونانیون اور اہل ہند کے اور یہ بھی ہے کہ حرف ز کو ج کہتے ہین زینب کو
جینب بولتے ہین اور بجاے قاف کے کاف استعمال کرتے ہین قاسم کو کاسم
کہتے ہین اور بجاے ح کے ھ بہاے مختفی بولتے ہین خدیجہ کو کھدیجہ کہتے ہین اور
بجاے ف کے پھ استعمال کرتے ہین فاطمہ کو پھاطمہ کہتے ہین اور بجاے ع
کے الف استعمال کرتے ہین علی کو الی کہتے ہین اور حکماے ہند وقت
ولادت طفل انہین حروف پر اس لڑکے کا نام رکھتے ہین اور قاعدہ
نام رکھنے کا یہ ہے کہ بوقت ولادت کے دیکھتے ہین کہ قمر کس چرن پر کس نچھتر
کی ہے اور اس چرن کا جو حرف ہوتا ہے اوسی حرف پر نام رکھتے ہین

اور منزل کو ان کے یہاں نچھتر کہتے ہیں اور ہر نچھتر میں چار چرن ہوتے ہیں اور ہر چرن کا ایک ایک حرف ہوتا ہے جدول اسکی یہ ہے

میکھ			برکھ		
اسونی	بھرنی	کرتکا	کرتکا	روہنی	مرگسرا
۴ چرن	۴ چرن	۱ چرن	۳ چرن	۴ چرن	۲ چرن
چو چے چو لا	لی لو لے لو	آ	ای او اے	او وا وی وو	وے وو
متھن			**کرک**		
مرگسرا	آردرا	پنرپسو	پنرپسو	پکھشہ	اشلیکھا
۲ چرن	۴ چرن	۳ چرن	۱ چرن	۴ چرن	۴ چرن
کا کی	کو گھ نگ چھا	کے کو ہا	ہی	ہو ہی ہو ڈا	ڈی ڈو ڈے ڈو
سنگھ			**کنیا**		
مگھا	پوروا پھالگنی	اوترا پھالگنی	اوترا پھالگنی	ہست	چترا
۴ چرن	۴ چرن	۱ چرن	۳ چرن	۴ چرن	۲ چرن
ما می مو مے	مو ٹا ٹی ٹو	ٹے	ٹو پا پی	پو کھا نا ٹھا	پے پو
تلا			**برچھک**		
چترا	سواتی	بساکھا	بساکھا	انورادھا	جیشٹھا
۲ چرن	۴ چرن	۳ چرن	۱ چرن	۴ چرن	۴ چرن
را ری	رو رے رو تا	تی تو تے	تو	نا نی نو نے	نو یا یی یو
دھن			**مکر**		
مول	پوروا کھاڑ	اوترا کھاڑ	اوترا کھاڑ	سرون	دھنشٹھا
۴ چرن	۴ چرن	۱ چرن	۳ چرن	۴ چرن	۲ چرن
یے یو بابی	بھو دھا پھا ڈھا	بھے	بھو جا جی	کھی کھو کھے کھو	گا گی
کنبھ			**مین**		

[illegible]

دھنشٹھا	ست بھکا	پوربابھادرپد	پورابھادرپد	اوترابھادرپد	ریوتی
۴ چرن	۴ چرن	۳ چرن	۱ چرن	۴ چرن	۴ چرن
گ سے گے	گو ساسی سو	سے سو دو	دی	دو تھا جھا یان	دی دو چا چی

جدول مطابق منازل یونانیان یا نچھترہاے ہندیونکے یہ ہے

شرطین	بطین	ثریا	دبران	ہقعہ	ہنعہ	ذراع	نثرہ	طرفہ
اسونی	بھرنی	کرتکا	روہنی	مرگسرا	آردرا	پونربس	پکھ	اشلیکھا
جبہہ	زبرہ	صرفہ	عوا	سماک	غفر	زبانا	اکلیل	قلب
مگھا	پورباپھالگنی	اوتراپھالگنی	ہست	چترا	سواتی	بساکھا	انرادھا	جیشٹھا
شولہ	نعائم	بلدہ	ذابح	بلعہ	سعود	اخبیہ	مقدم	مؤخر رشا
مول	پورباکھاڑ	اوتراکھاڑ	ابھجت	سرون	دھنشٹھا	ست بھکا	پورابھادرپد	اوترابھادرپد ریوتی

خاتمہ

کہ بیان عداوت بین الشخصین کے پس واضح ہو کہ عداوت بھی دو طرح سے ہوتی ہے ایک تو بسبب عملیات و تعویذات وغیرہ کے ہو جاتی ہے دوسرے بسبب طالع ولادت و طالع سال ان دونوں کے ہوتی ہے تو بسبب قلت و کثرت دلائل کے کمی بیشی عداوت کے باہمی رہتی ہے اور تعویذات عداوت و فرقت بہ نسبت تعویذات محبت و الفت کی بلد تاثیر کرتے ہیں کیونکہ شیاطین اس امر میں معین رہتے ہیں اس لئے کہ طبیعت انکی ایسے امور کے طرف مائل اور راغب رہتی ہے اور چونکہ یہ رسالہ بیان میں محبت بین الشخصین کے لکھا گیا اور مقصد دوم میں وجوہات خلق محبت کے تحریر ہوئی الا انھیں وجوہات کے برعکس جو دلائل ہیں وہی دلائل خلق عداوت کے ہیں پس انھیں دلائل عداوت میں سے بعضے وجوہات واسطے مزید بصیرت کے بیان پر لکھے جاتے ہیں **وجہ اول** میں دو شخصوں کے زائچہ ولادت میں

بتربیع یا مناسب بیرون بیرون برج ایک دوسرے کے پڑے ہوں تو ان دونوں میں عداوت ہوگی وجہ دوم موضع شمس ایک کا ساتو موضع قمر دوسرے کے اگر بعداوت ناظر ہو دلیل ہے کہ درمیان ان دونوں کے بضرورت عداوت وجہ سوم اگر شمس یا قمر ایک مولود کا بانظر مقابلہ یا تربیع دوسرے مولود کے پڑے تو دلیل دشمنی کی ہو وجہ چہارم اتحاد الاشعار میں ہے کہ اگر طالع ایک مولود کا بارھوان خانہ پڑے دوسرے مولود کے طالع سے وہ دونوں باہم دشمن ہونگے وجہ پنجم اگر طالع دو شخصوں کا بیکدیگر بنظر عداوت ناظر ہو دلیل عداوت باہمی کی ہے وجہ ششم اگر صاحب طالع دو شخصوں کا آپس میں دشمن ہوں دلیل دشمنی کی ہے وجہ ہفتم اشعار الاتحاد میں ہے اگر دو شخصوں میں سے ایک کے طالع میں کوکب نحس کسی موضع میں پڑا ہو اور دوسرے کے طالع میں کوکب سعد اسی موضع میں پڑے وہ دشمن ہوگا دوسرے شخص کا اور اسکو مسرت وشادی پہونچاوے گا اسی طرح اگر دو مولودوں میں کوکب نحس ایک ہی موضع میں پڑا ہو درمیان ان دونوں کے عداوت ہوگی اور ایک دوسرے کو ضرر پہونچاویگے اور مضرت بحسب طبیعت اس نحس کے پہونچیگی پس اگر وہ نحس زحل ہو کہ کبر وحسد وبغض وحیلہ وسنگدلی سے ضرر پہونچیگا اور اگر وہ نحس مریخ ہو بوضرب قتل وصلب وتسلط سے ضرر پہونچیگا اور اگر وہ نحس طالع میں ہو تو دونوں کو ضرر ایک دوسرے کے نفس سے پہونچیگا اور اگر وہ نحس خانہ دوم خانہ مال میں ہو تو ضرر باہم دیگر بسبب مال ومعاش کے ہوگا اور اگر وہ نحس خانہ سوم میں ہو تو ضرر باہم دیگر بسبب علم وعقل نزدیک غیروں کے ہوا اور اگر وہ نحس چہارم میں ہو تو ضرر باہم دیگر بسبب عمارت ودراثت وباغ وزمین کے ہوا اور اگر وہ نحس خانہ دہم میں ہو تو ضرر باہم دیگر بسبب جاہ وشغل وعمل سلطان کے وعلی ہذا القیاس جس خانہ میں وہ نحس ہو بسبب منسوبات اس خانہ کے ایک دوسرے کو ضرر پہونچاوینگے اور اگر دونوں کے مولد میں سعد وتحس ایک ہی موضع میں ہوں اس میں حال سے خالی

ضعیف ہے یا دونون قوی ہون گے یا دونون ضعیف ہون گے یا ایک قوی ہو ایک ضعیف
ہوگا اور ایک قوی پس اگر دونون قوی ہون مثل اسکے کہ دونون کے زائچہ
مین برج قوس مین مشتری و زحل ہو کہ قوس خانہ مشتری و اوج زحل ہے
تو باہم دیگر نفع پہونچائینگے اور ضرر بھی تو نفع و ضرر بسبب طبیعت کوکب ہوگا
اور باعث و سبب اسکا منسوبات اور خانہ اور اگر دونون ضعیف ہون مثل اسکے
کہ دونون کے زائچہ مین برج حمل مین زہرہ و زحل ہو کہ حمل خانہ ہبوط زحل و
وبال زہرہ ہے اور کوئی دلیل دیگر نفع و نقصان کی نہو تو نفع و ضرر قلیل باہم دیگر
پہونچائینگے اور اگر سعد ضعیف ہو اور نحس قوی مثل اسکے کہ برج عقرب مین مریخ
و زہرہ ہو کہ عقرب خانہ مریخ و وبال زہرہ ہے تو باہم دیگر ضرر زیادہ پہونچاسکینگے
اور نفع کم اور اگر سعد قوی ہو اور نحس قوی مثل اسکے کہ برج ثور مین زہرہ و مریخ
ہو کہ ثور خانہ زہرہ ہے و وبال مریخ تو باہم دیگر ضرر کم پہونچائینگے اور نفع زیادہ
اور اگر دلائل دشمنی و ضرر زائچہ مین بہت ہون اور محبت و نفع کے کوئی دلیل نہو
تو باہم دیگر جان و مال کے دشمن ہونگے اور ایک دوسرے کا خونخوار ہوگا اور
اگر دلائل دوستی و منفعت زائچہ مین بہت ہون اور عداوت و ضرر کی کوئی دلیل
نہو تو ان دونون مین باہم دیگر دوستی و محبت بدرجہ کمال ہوگی اور ایک دوسرے کو
جان و مال سے نفع پہونچائینگے اور مانند یک جان دو قالب کے رہینگے اور
انکی محبت کا خاتمہ بالخیر ہوگا و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

الحمد للہ کہ رسالہ **مقناطیس القلوب** جو تصنیف [illegible] صفائی تمام ماہ صفر ۱۳[illegible]
ہجری میں چھپکر تیار ہوگیا اور حق تالیف اسکا محفوظ ہے کوئی صاحب بغیر اجازت [illegible] قصد طبع
نفرمائیں جسقدر نسخہ مطلوب ہون بارسال قیمت [illegible] طلب فرمائیں [illegible]